سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار
جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المؤمنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک وارشاد پر
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

الحکم

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ
بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر
بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان سے کارخانہ انوار احمدیہ ... انگریزی کو شایع ہوتا ہے

چو گویم تا تو گر آئی چہ در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے (...)
خواص سے (...)
ہندوستان سے باہر
غیر خواہشمند تبلیغ احباب سے (...)

چیف ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب
ایڈیٹرز { محمد مبارک اسماعیل بی۔ اے
محمود ابن تراب
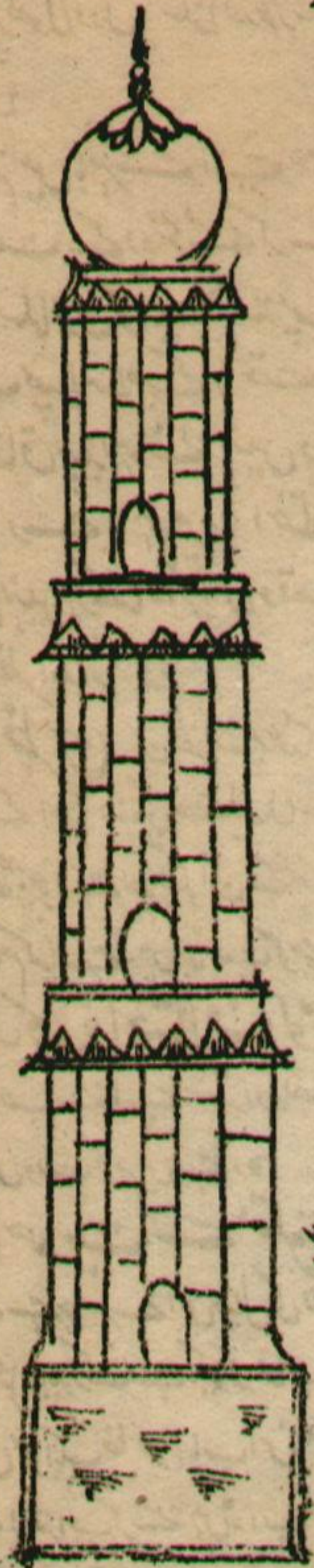
جلد (۱۸) | مورخہ ۷ مئی ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری صلعم | نمبر ۱۳/۱۴

خواجہ صاحب اور خلافت احمدیہ

من از آں حسن روز افزوں کہ یوسف داشتم دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت بروں آرد زلیخا را!!

خواجہ صاحب نے ۶ ہزار کوس کے فاصلہ سے **خلافت احمدیہ** پر ایک مضمون بھیجکر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ **احمدی قوم** کو خلافت کے متعلق خواجہ صاحب کی پوزیشن کا بھی علم ہوگیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے **اعلان ضروری** اور اس کے بعد مختلف مضامین لکھکر قوم کو حقیقت سے آگاہ کر دیا اور خدا کا شکر ہے کہ قوم **وجاہت اور ڈگریوں** کی تاریکی اور پردے سے نکل آئی۔ اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ **حق پرست اور حق شناس** قوم کی راہ میں کسی کی وجاہت ٹھوکر کا پتھر نہیں ہو سکتی؟ وہ ان بتوں کی **پرستار** نہیں **احمدی قوم** حق کی پرستار اور حق کی خادم ہے **صدائے حق** خواہ کسی کے منہ سے نکلے وہ اس کے لئے لبیک کہنے پر ہر وقت آمادہ ہے اور اس کے خلاف خواہ کوئی ہو وہ اس کے مقابلہ کو آمادہ رہتی ہے؟ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان **کامیابی اور اعجاز** ہے کہ اس نے ایسی تبدیلی کے جذبات و محسوسات انہیں پیدا کر دیئے ہیں ورنہ میں دیکھتا ہوں کہ دوسری قوموں کا بہت بڑا حصہ وجاہتوں اور دوسرے امتیازوں کا پوجاری ہے۔ یہ خصوصیت احمدی قوم ہی کی ہے کہ

وہ صرف صداقت ہی کی غلام ہے

حقیقت میں جس قوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرتے وقت کسی وجاہت کے بت پر قربانی نہیں کی وہ آج کسی وجاہت کو حق کے خلاف کیونکر تسلیم کر سکتی ہے۔ اس لئے **خواجہ صاحب** اپنی **وجاہت اور اثر** کو جس طرح بھی چاہیں۔ استعمال کریں حق کے خلاف کوئی بات بھی اُن کے منہ سے نکلے **حقیقت پسند قوم** اس کے سننے کیلئے طیار نہیں ہو سکتی؟ وہ یاد رکھیں کہ **یہ بت ٹوٹ چکا ہے**۔ اور اب انہیں اندازہ ہو جائیگا۔ کہ احمدی قوم کس رنگ میں اُن کی اس تحریر کو لبیک کہتی ہے۔

خواجہ صاحب نے بظاہر تو چھ ہزار کوس کے فاصلہ سے صلح و امن کا پیغام بھیجا ہے۔ لیکن یہ لاہوری پیغام سے بڑھکر ہے۔ کم نہیں اور اس میں خواجہ صاحب نے **جو سکھی لڑائی کا الٹی میٹم دیا** ہے مجھے افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے یہ مضمون لکھکر ایک اور ناگوار بحث کا باب کھولدیا ہے۔ اور میں اس سے زیادہ خاموش رہنا **بزدلی اور اخلاقی جرم** سمجھتا ہوں۔ خواجہ صاحب نے دانشمندی اور معاملہ فہمی سے کام نہیں لیا۔ اور اگر انہوں نے سراسیمگی میں غلطی کی ہے تو **لاہوری احباب کو چاہیئے** تھا کہ وہ اس قسم کی فتنہ انگیز تحریر کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتے؟ یا چاک کر ڈالتے یا جلا دیتے؟

میں آج اس تحریر کے ایک اہم حصہ پر روشنی ڈالتا ہوں۔ اور خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں کو علی الاعلان **چیلنج کرتا ہوں** کہ وہ خواجہ صاحب کی **پوزیشن** کو صاف کر کے دکھائیں۔

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں میں نے بتایا ہے کہ جن لوگوں نے خلافت محمودہ سے انکار کیا ہے اسکی وجہ **کفر و اسلام کا** مسئلہ نہیں اور نہ خلافت کی ضرورت یا عدم ضرورت کا سوال ہے بلکہ

اُس کی تہ میں بعض پولیٹیکل مسائل ہیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر قسم کی ملکی تحریکوں سے الگ رہنا ضروری سمجھتا ہے اور **موجودہ خلیفہ** کبھی پسند نہیں کرتا کہ ہم پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لیں۔ مگر ہمارے بعض دوست کسی ایک یا دوسری وجہ سے اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ **علی الاعلان** یہ تو کہہ نہیں سکتے تھے اس لئے کفر و اسلام یا خلیفہ اور انجمن کی بحث کو چھیڑ کر قوم کے خیالات کو مسموم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟

خواجہ صاحب نے خلافت احمدیہ میں اس راز کو کھولا ہے اور میں پھر بھی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں

انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

مختصر نوٹ اور متفرقات

قادیان میں کالج کی تجویز

۱۲-اپریل ۱۹۱۴ء کے جلسہ میں کالج قایم کرنے کی جو تجویز کی گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کے لئے ابتدائی کمیٹی قایم ہوگئی ہے۔ چنانچہ ہمارے محترم مخدوم حضرت نواب محمد علیخان صاحب قبلہ اس کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع بھیجتے ہیں:-

ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - بڑی خوشی کے ساتھ میں اخبار میں شایع کرنے کیلئے مطلع کرتا ہوں۔ کہ بموجب ریزولیوشن جلسۂ کلاء وقایم مقامان جماعتہائے مقامات مختلفہ منعقدہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر رضہ خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عملی کارروائی شروع فرمائی ہے۔ اور ایک کالج کمیٹی اس غرض کیلئے مقرر فرمادی ہے کہ وہ غور کرے کہ کسطرح کالج قادیان میں جلد سے جلد اور کم خرچ میں قایم ہوسکتا ہے اور اسکے قیام کے وسایل سوچے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل صحاب اس کمیٹی کے ممبر مقرر فرمائے ہیں۔

(۱) مولوی شیر علی صاحب بی-اے- اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان میر مجلس (۲) مرزا عزیز احمد صاحب ایم-اے سکرٹری- (۳) مسٹر مبارک علی صاحب بنگالی- بی-اے-بی-ٹی- ممبر (۴) ماسٹر محمد الدین صاحب بی-اے سکینڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ممبر (۵) رائے اکبر علی صاحب پلیڈر ممبر (۶) عطاء الرحمٰن صاحب ایم-اے- پروفیسر راجشاہی کالج ممبر (۷) حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر احمد صاحب ممبر (۸) ڈاکٹر طفیل احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن ممبر (۹) چوہدری فتح محمد صاحب ایم-اے ممبر (۱۰) میاں محمد شریف صاحب بی-اے ایل ایل بی پلیڈر ممبر (۱۱) مولوی محمد حسین صاحب بی-اے سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سہارنپور ممبر (۱۲) حافظ غلام محمد صاحب بی اے ممبر (۱۳) یعقوب خانصاحب بی-اے (۱۴) قاضی عبد اللہ صاحب بی-اے تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان ممبر (۱۵) شیخ مبارک اسماعیل صاحب بی-اے ممبر (۱۶) راقم محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ ۲۴-۲-اپریل ۱۹۱۴ء

حقّہ نوشی کا انسداد

حضرت امیر المومنین فضل عمر رضی اللہ عنہ- قوم کی اصلاح اور بھلائی کیلئے مناسب تدابیر میں لگے ہوئے ہیں حال میں آپنے قادیان میں ایک سب کمیٹی اس غرض کیلئے قایم کی ہے کہ وہ حقہ نوش احباب سے حقہ چھڑوائیں۔ حقہ نوشی پر جسقدر وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ ایک ظاہر امر ہے۔ پھر اس سے جسقدر بُرے نتیجے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مخفی بات نہیں۔ اس لئے آپنے اس برائی کو چھڑانے کیطرف توجہ فرمائی ہے اور جو احباب حقہ چھوڑیں وہ حقہ نوشی کے ماہوار اخراجات کے نصف کے برابر اس کے شکریہ میں ترقی اسلام فنڈ میں دیں۔ اور جو حقہ نہیں چھوڑ سکتے وہ اسی قدر چندہ اس فنڈ میں دیں۔ کیسی بابرکت بات ہے کہ ایک تو بد عادت سے بچاتے ہیں اور اسکی بجائے اموال کو نہایت ہی پاک اغراض میں صرف کرنے کی تحریک کرتے ہیں- ہر جگہ کی احمدی انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے انسداد حقہ نوشی کی پنچایتیں مقرر کریں- قادیان سے قریبًا ۸ روپیہ ماہوار چندہ اس مد میں جمع ہوچکا ہے اگر ہماری تمام انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے لگیں تو میں سمجھتا ہوں کہ قریبًا پانچسو روپیہ ماہوار اس مد میں آمدنی ہونے لگے- قادیان کے بعد دوسری آواز دیکھنا کہاں سے آتی ہے؟

عورتوں میں چندوں کی تحریک اور آٹا فنڈ

قادیان کی نیک بی بیوں نے بھی ترقی اسلام کی مد میں ماہوار اور مستقل چندوں کا انتظام کیا ہے اسکے لئے بھی ہر جگہ عورتوں میں تحریک ہونی چاہیئے اور کم از کم اگر باقاعدہ آٹا فنڈ کا کام ہو ہر گھر میں برتن رکھدیا جاوے جہاں دونوں وقت آٹا گوندھتے وقت کچھ آٹا ڈالدیا جاوے- تو صرف اس قسم کی مدات سے ہی خاصی رقم جمع ہوسکتی ہے- دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں

قادیان میں انجمن احمدیہ

قادیان میں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم ہوکر کام کرنے لگی ہے انشاء اللہ العزیز وقت آتا ہے کہ قادیان کی مقامی انجمن خدا کے فضل و توفیق سے ایک نمونہ کی انجمن ہوگی-

کلامِ محبوب

بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور وہ اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں؟ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی- جب تک اس کو بے ایمان کرکے ہلاک نہ کرے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے اور جس عیال کیلئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ خدا کے فرایض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بنجاتا ہے اس عیال کیلئے بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اسلئے کہ خدا تیری پناہ نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں- خدا تیرے دل کی جڑھ کو دیکھتا ہے سو تو بے وقت مرے گا- اور عیال کو تباہی میں ڈالیگا لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اسکی خوش قسمتی ہے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملیگا اور اسکے مرنیکے بعد کبھی تباہ نہیں ہوں گے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگر ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتی ہیں اور دعایئں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں موقعہ دے تا وہ برکاتِ صحبت حاصل کریں مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہیں اور ایک کارڈ بھی ان کیطرف سے نہیں آتا- اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہوجائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں- اور نماز پر قایم رہتے ہیں اور رات کو اٹھکر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضایع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعایئں خدا تعالیٰ قبول کرے گا- اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں لیکن وہ لوگ جنکی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جنکے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے میں بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قایم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا- اور پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہوجائیں کہ صرف دنیا ہی ان کے دلوں میں ہوتی ہے نہ ان کی نظر پاک ہے نہ انکا دل پاک ہے اور نہ انکے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ انکے پیر کسی نیک کام کیلئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کیطرح ہیں جو تاریکی میں پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں وہ عبث کہتے کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہوجائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہولے میں اس شخص کو کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں کیا میں اسبات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح دیکھنے کیلئے ایک جماعت ہو- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا- جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی یہ آسمانی کشش کام کررہی ہے، جو نیک لوگ میری طرف دوڑتے ہیں- کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے- بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر و فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں شاید ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولتیں ہوجاتی ہیں- اس خیال سے کوئی پلید تر خیال نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جسکے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا- لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں خدا ان کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں- ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں وہ جہنمی زندگی کے دن گذارتے ہیں اور مرنیکے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں-

تصحیح

اخبار الحکم میں مولوی سعید صاحب کی کیا دیوچ کرنیکے لئے حافظ محمد اسحٰق صاحب کا نام اسحاق علی غلطی سے چھپ گیا ہو اصل نام حافظ محمد اسحاق ہے+

(۲) اخبار الحکم میں روئداد جلسۂ وکلاء و قایمقامان جماعتہائے احمدیہ مقامات مختلفہ میں ریزولیوشن ۳ میں باوجود کاپی تصحیح کرنیکے غلط چھپ گیا- یعنی غلطی سے ریزولیوشن اسطرح چھپ گیا "وہ تجاویز پیش کیگئیں جنکے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا" مگر صحیح طور پر اس میں یہ عبارت ہونی چاہیئے تھی "جنکے متعلق

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں نیاز نامہ

نمبر (۳)

مولانا! مجھے اسکا افسوس نہیں کہ میرے پہلے دو نیاز ناموں کا آپنے کوئی جواب نہیں دیا۔ کیونکہ میری غرض صرف یہ ہے کہ آپکی خدمت میں کھلی کھلی باتیں عرض کردوں ممکن ہے کسی موقعہ پر آپ بیدار دل کے ساتھ انہیں پڑھ لیں اور فائدہ اٹھا سکیں مولانا خلافت محمود کے متعلق آپکے دوست اور خیر کہہ رہے ہیں کہ انصار اللہ نے پہلے سے سازش کی ہوئی تھی حالانکہ انصار اللہ کی شہادت مل چکی ہے کہ کبھی اس قسم کی سازش تو درکنار اس مضمون پر بھی گفتگو نہیں ہوئی مگر باوجود اسکے یہی کہتے جانا میری سمجھ میں تو تقوی کے خلاف ہے۔ آپکے دوستوں کے نزدیک جائز ہو۔ پھر مولانا۔ یعنی آپکے بزرگ جناب نے ان غلط بیانات کو پیش کیا ہے جو انکی اخلاقی موت اور خودکشی کے مترادف ہیں۔ آج میں آپ کو تجدید اور بھولی بسری باتیں یاد دلانا چاہتا ہوں امید ہے جناب توجہ کریں گے اور اگر آپ نہیں تو قوم تو ضرور غور کر سکے گی۔ مولانا! خواجہ کمال الدین صاحب نے شملہ کی ٹھنڈی اور خوشگوار آب و ہوا میں ایک مخلص اور سرگرم بھائی سے اختلاف کے وجوہات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ " قادیان میں اسنے کسی نے میاں محمود کی خلافت کے محضر پر دستخط کر نیکو کہا۔ لیکن چونکہ یہ دینی معاملہ تھا خواجہ صاحب نے انکار کیا اسلئے خواجہ صاحب کی مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔" مولانا! یہ خلاصہ اور مفہوم خواجہ صاحب کے بیان کا ہے وہ احمدی زندہ موجود ہے اگر ضرورت پڑے تو اس کا بیان پیش کر دیا جائیگا لیکن میں آپسے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بیان سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہو تو کیا آپکے نزدیک یہ

خواجہ صاحب کی اخلاقی خودکشی نہ ہوگی؟

خواجہ صاحب کی مخالفت قادیان میں کس نے کی؟ یہ تو ظاہر بات ہے کہ خواجہ صاحب کی ذات اور شخصیت کی نہیں بلکہ انکی غلط اور گمراہ کن تجاویز کی مخالفت صرف ایڈیٹر الحکم نے نیک نیتی سے کی اور قوم کو گمراہ ہونے سے بچایا پس اس منصوبہ خلافت کا ملزم اگر کوئی شخص ہو سکتا ہے تو وہ ایڈیٹر الحکم ہے اسلئے میں آپکے ذریعہ خواجہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ کوئی ثبوت اس امر کا پیش کر سکتے ہیں؟ کوئی شخص بھی احمدی جماعت میں سے کھڑا ہو کر خدا کی قسم کیساتھ شہادت دے کہ ایڈیٹر الحکم نے حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اس مسئلہ پر گفتگو بھی کی ہو۔ لاہور میں بھی میرے بے تکلف دوست موجود ہیں بیٹھکے کٹی اٹھے اور کہے کہ ہاں مجھسے اس مضمون پر گفتگو کی تھی اور زید یا بکر کو نامزد کرنیکا منصوبہ کیا تھا؟ اگر کوئی ثابت نہ کر سکے تو پھر خواجہ صاحب بتائیں کہ کس شخص نے انسے دستخط لینے چاہئے تھے؟

مولانا! حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ایسی بحث کرنا تو گناہ کی بات تھی اور آپ خود بھی تسلیم کرینگے مگر میں آپسے پوچھتا ہوں کہ آپنے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو بریناب گڑھ سے تار دیکر بلایا تھا یا نہیں؟ اور پھر مسئلہ خلافت آئندہ پر بحث کی تھی یا نہیں؟ مولانا! مجھے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف تو انجمن کی جانشینی کا سرٹیفکیٹ لئے پھرتے ہیں۔ دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت اولی کے ایام میں آئندہ خلافت کی تجاویز آپکا خاص کام تھا آپ ہی انصاف کریں کہ اس سازش کے الزام کے نیچے آپ ہیں یا ہم؟ اچھا ایک بات اور آپ بتائیں کہ کیا آپنے یا آپکے لاہوری دوستوں نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں مع خواجہ صاحب اس سوال پر بحث نہیں کی کہ آئندہ خلیفہ کون ہو؟

مولانا! میں بلا خوف تردید کہتا ہوں۔ کہ آپ لوگ ان تجاویز میں لگے رہے اور جب ہر طرح اپنے مقاصد میں ناکامی دیکھی تو یہ بحث آپ نے اٹھا دی کہ خلیفہ کی ضرورت نہیں۔

مولانا! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو گفتگو آپنے تقرر خلافت پر کی تھی۔ اس میں آپنے خلیفہ ہونے کے کیا وجوہات دیئے تھے؟

یعنی تو قیاساً ظاہر کیا تھا کہ آپنے لاہور ہجرت کی۔ مگر اب تو آپکے لاہوری دوستوں نے آپ کی ہجرت پر مہر لگا دی؟ - اور جو زمین آپنے انجمن سے نہایت ہی سستی داموں لی تھی اور دراصل اپنی وجاہت اور رسوخ کا فایدہ اٹھایا تھا اس کا ایک حصہ کسی دوست کے نام منتقل کر دیا ہے۔ غالباً باقی بھی آپ دے ڈالیں گے؟ کسی زمین کے تبادلہ میں۔

مولانا! اگر اخلاص اور سلسلہ سے آپ کو محبت تھی یا ہے؟ تو اس کا تقاضا تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ آپ کو اگر اس زمین کی ضرورت نہ تھی؟ تو انجمن کو ہی واپس کر دیتے؛ مگر یہ آپنے کیا کیا۔ میں سنتا ہوں۔ کہ آپ قادیان میں ایک جدید مقبرہ بہشتی بنانا چاہتے ہیں؟ اس کیلئے تبادلہ کیا ہے اسلئے وہ خدمت دین ہی کے واسطے وقف ہوگی؟ کیا خوب اگر محض تقلید لوردیس سے مقبرہ بہشتی بن سکتا ہے یا اس کا سنگ بنیاد آپ رکھدینگے تو وہ بہشتی مقبرہ ہو جائیگا۔ تو یہ کیسی ہنسی کی بات ہوگی کہ مدینہ تو لاہور ہو اور مردے آپ لوگوں کے قادیان میں آدیں۔ بہتر تو یہی تھا کہ بجائے اس کے کہ قادیان میں اور جگہ لیکر مقبرہ بہشتی کے بالمقابل ایک اور مقبرہ بنانیکا آڈمبر رچا جاتا؟ لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ کے مکان کو گرا کر وہاں قبرستان بنا لیا جاتا۔ جہاں خدا کے برگزیدہ نبی نے وفات پائی تھی؟ تو تو کچھ بات بنجاتی۔ مگر اب تو یہ ہنسی اور ٹھٹھے کی بات ہوگی؟ اور آپکی شان سے تو بہت گری ہوئی بات ہے؟ مولانا! اب تو صاف سمجھ میں آگیا کہ آپ مسجد ضرار کے بانی ہیں لاہور میں انجمن کے مقابلہ میں انجمن کھڑی کی اور اب مقبرہ بہشتی کی تیاریاں ہیں۔ کیا یہ اخلاص و ایثار کے نتائج ہیں یا حسد و بغض کے؟ خدا کیلئے آپ سوچیں اور غور کریں؟

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی جلاب کی گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کہا کر سو جاؤ دوسرے دن دست صاف طور سے آویگا پیٹ میں مروڑ کچہ نہیں ہوگی حسب معمول کہانے پینے نہانے کی کچہ ممانعت نہیں یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں۔ وزن سب کا برابر ہے ڈاکٹر برمن صاحب برابر اپنے مریض کو دیتے ہیں ہر شخص کو گہر میں رکہنا چاہیئے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ پانچ آنہ محصول ایک ۶ تک ۵ر

جلدی بیماریوں کی دوا

یہ تیل کئی ایک میں لیبی اور علاینی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی ہے ادویات سے تیار کیا اس سے ہر اقسام کی جلدی بیماری جیسے خارشت چنبل ایگزیما وغیرہ رفع ہوسکتے ہیں اور اگر خون خراب ہوگیا ہو۔ تو ہمارا رسالہ جسکی قیمت ۱۱ ہے پینا چاہیئے قیمت اول دوا ۸ر محصولڈاک ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

مفت

مندرجہ کتب میں سے جو مناسب سمجہیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگواکر واقفیت حاصل کریں آپ ان کو دیکھکر خوش ہوں گے!

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف دوائی **امرت دہارا رجسٹرڈ** کی جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے دہوکہ سے بچو امرت دہارا کا نسخہ سوائے پنڈت کے کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مردوں کے خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج آج کل کیحالت کا مکمل فوٹو پڑہنے سے تعلق رکہتا ہے گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اسکو پڑہ کر کہا کرتے کاش کہ ہم اسکو اول دیکہتے یہ چالیس کا رسالہ مفت

فہرست ادویات دیش ایکارک و امرت دہارا و شدہالیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور انکی صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے اسکے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی دلو دیپنڈت ٹھاکر دت و یدہ جی امرت دہارا ایڈیٹر اردو ہندی دیش ایکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش ایکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بہر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں۔ جس کو ذرا بہی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکہتے ہی اس کے خریدار بنجاتے ہیں نمونہ مفت مانگئے قیمت سالانہ تین روپیہ ششماہی ۲ سہ ماہی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت ۲

نوٹ ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے (امرت دہارا لاہور)

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ گہرے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو اور بہوک تہک گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس امیلشن دینا چاہیئے۔ اسکے دودہ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کمیسٹس لنڈن

سچائی کا جہنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکہا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پہر منگواؤ۔ بہلا اس میں بہی دہوکا ہے۔ معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت سنی جاتی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے۔ جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگائیے پہر اگر شفاء ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) طلاء طلسمی پیرانہ سالی اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلاء سے فائدہ اوٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پاویں گے قیمت فی تولہ (۲)

سرمہ سلیمانی آنکہوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین صاحب مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

پورے طور پر کھول دوں۔ سنو! اور غور سے سنو خواجہ صاحب کیا فرماتے ہیں؟

"یاد رکھو تم میں باہر سے ایسے عناصر پیدا کئے گئے ہیں جو جماعت کے دو ٹکڑے کرنے پر مامور ہیں۔ بعض لوگ عامہ مسلمانوں کو ایک نکتہ پر آنے نہیں دیتے بعض لوگ پھر اسلام کے ماتحت فرقوں میں داخل ہو کر ان میں اتفاق پیدا ہونے نہیں دیتے۔ ان کا یہ کام اور روزگار ہے۔ ہم میں جو اختلاف ہے وہ احمدیت سے تعلق نہیں رکھتا۔ اگر اس وقت نہیں مٹ سکتا تو اسے نظر انداز کرو۔"

معزز ناظرین - ان فقرات پر غور کرو۔ اور خوب غور کرو۔ یہ جماعت کے اختلاف کی کلید ہے جو خواجہ صاحب نے لنڈن سے بھیجی ہے اور جسکو ان کے ہم خیال دوستوں نے پیغام کے ذریعہ عام کیا ہے۔ میں جماعت کو ہوشیار کرتا ہوں۔ اور پھر کہتا ہوں کہ وہ اس **کلید اختلاف کو مضبوط پکڑ لیں**؟

خواجہ صاحب نے اپنے شعور اور بصیرۃ کی بنا پر کہا ہے کہ جو اختلاف اس وقت قوم میں ہے وہ

احمدیت سے تعلق نہیں رکھتا

یہ پہلی بات ہے جو میرے اس خیال کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ اختلاف محض پولٹیکل پہلو رکھتا ہے۔ کیونکہ خواجہ صاحب جنہوں نے اپنی قربانیوں کا ایک خاص باب اس مضمون میں باندھا ہے صفائی کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں۔ اب اس کے بعد خواجہ صاحب قوم کو آگاہ کرتے ہیں کہ یہ اختلاف قوم میں پیدا ہوا ہے وہ کسی اندرونی تحریک کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ عنصر باہر سے پیدا کیا گیا ہے جو جماعت کے دو ٹکڑے کرنے پر مامور ہے۔

یہ جان ہے اس مضمون کی۔ خواجہ صاحب کو یقیناً علم ہے **کہ وہ عنصر کون ہے** - اور کس نے اس کو مامور کیا ہے۔

اس وقت تک خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ اور اس خوفناک عنصر کا علم رکھنے کے باوجود اس کا نام نہیں لیتے - اور نہ یہ بتاتے ہیں کہ اسکو کس نے مامور کیا ہے؟

مگر میں خواجہ صاحب کی قابلیت اور پولٹیکل تدللّٰی کی ہتک کرنے والا ٹھیرونگا۔ اگر یہ نہ بتاؤں کہ خواجہ صاحب کا اشارہ کس طرف ہے؟

خواجہ صاحب کنایات اور اشارات سے کام لینے کے بڑے عادی ہیں۔ اور وہ دوستوں کی صحبتوں میں بیٹھ کر اپنے کمالات کا پر لطف تذکرہ کیا کرتے ہیں۔ پس اس موقعہ پر انہوں نے اس خوفناک عنصر کا ذکر کر دیا ہے۔ سیدہی سادہی مسلمان قوم کو × × × × × × ہیں خواجہ صاحب کے اشارات سمجھاتا ہوں۔ اس عنصر کو معلوم کرنے کیلئے خواجہ صاحب کے اس فقرے کو پڑھو۔

"بعض لوگ پھر اسلام کے ماتحت فرقوں میں داخل ہو کر ان میں اتفاق پیدا نہیں ہونے دیتے انکا یہ کام اور روزگار ہے۔"

یہاں آکر خواجہ صاحب نے بڑی کوشش اور قابلیت کیساتھ مسلمانوں کے باہمی اختلاف اور اندرونی مخالفتوں کی **کلید** بھی بتا دی ہے۔

احمدی قوم! ہوشیار ہو جا۔ خواجہ صاحب بتاتے ہیں۔ کہ احمدی قوم ہی نہیں! بلکہ مسلمانوں کے اندر

ٹریٹرز (یعنی غدار) لوگ ہیں۔

اور وہ خلاًد مسلمانوں اور احمدی قوم کے اندر سے نہیں پیدا ہوئے - بلکہ وہ تنخواہ لیکر یہ کام کر رہے ہیں - اور انہیں مامور کیا گیا ہے۔ اب معاملہ تو بالکل صاف ہے - مگر خواجہ صاحب نام لیتے ہوئے ڈرتے ہیں مگر میں تمہیں بتاتا ہوں - کہ یہ ایک **خطرناک سپرٹ ہے جو خواجہ صاحب پیدا کرنا** چاہتے ہیں - خواجہ صاحب کا مفہوم صاف لفظوں میں یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ایسے لوگ نوکر رکھ چھوڑے ہیں جو مختلف فرقہائی اسلام میں داخل ہو کر انہیں تفرقہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور **احمدی قوم میں بھی ایسے لوگ ہیں** - میں جانتا ہوں کہ اس خطرناک الزام کے اظہار اور انکشاف پر ایڈیٹر الحکم کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی پیدا کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ جو نقصان بھی ممکن ہے اس کو پہنچانے کی فکر ہوگی - مگر میرے دوستو! **میں اس قربانگاہ پر اپنے آپ کو قربان کرتا ہوں** ۔ اس کے متعلق تمام دھمکیاں میرے سامنے ہیچ ہوں گی - اور ہر قسم کی نقصان رسانی کی کوششوں کو میں پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں دونگا۔ حتی کہ اگر میری جان پر بھی حملہ کیا جاوے تو میں اس کو ہیچ سمجھونگا۔ **خواجہ صاحب** صاف الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ

گورنمنٹ تفرقہ پیدا کرا رہی ہے

یہ ایک خطرناک حملہ ہے **امن پسند اور امن جو گورنمنٹ** پر یہ **ایک خطرناک سپرٹ ہے جو گورنمنٹ کے خلاف پیدا کیجاتی ہے** ایک گروہ ملک میں ایسے لوگوں کا موجود ہے اور گورنمنٹ اس سے ناواقف نہیں جو کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کی پولیسی **ڈیوائڈ اینڈ رول (تفرقہ کر کے حکومت کرو)** ہے۔ وہی اصل خواجہ صاحب قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کے خلاف **صریح نفرت پیدا کرنا ہے** - ایک قوم جب یہ سمجھ لے کہ گورنمنٹ نے ایسے لوگ نوکر رکھ چھوڑے ہیں جو اس غرض کیلئے کسی جماعت میں داخل ہیں کہ وہ ان میں تفرقہ پیدا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اس کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ خواجہ صاحب کے اس فقرہ کی تاویل رکیک کیلئے بڑی کوشش کیجاوے گی لیکن میں کہونگا کہ خواجہ صاحب کا اگر یہ منشاء نہیں تو **وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر شایع کریں**۔ اس رنگ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں بیان کی ہے وہ لوگ ابھی مر نہیں گئے۔ جنکو خواجہ صاحب نے سنہ ۱۹۰۹ء کے فتنہ خلافت پر یہی کہا تھا۔ خواجہ صاحب اور ان کے رفقا میں اگر ہمت اور جرأت ہے تو وہ کھلم کھلا اعلان کریں کہ وہ **ٹریٹر یا غدار کون سا ہے اور اسے کس نے مامور کیا ہے؟** میں یہاں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ لاہور سے جو رسالہ **اظہار الحق** کے نام سے گمنام شایع کیا گیا تھا۔ جس میں جمہوریت کی تعلیم دی گئی تھی - اس سوسائٹی کا پتہ گورنمنٹ کو لگانا چاہیئے کیونکہ **مخفی سوسائٹی** خواہ وہ کسی جماعت یا فرقہ میں ہو۔ بالآخر اس کا اثر گورنمنٹ پر پڑتا ہے وہ **امن عامہ میں ضرور مخل** اور رخنہ انداز ہوگی - اس قسم کی مخفی سوسائٹیاں قوم اور ملک کیلئے **ایک لعنت ہوتی** ہیں۔ اسلئے میں بہ ادب عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجاب اس پر توجہ کرے **اظہار الحق** والی سوسائٹی کا پتہ لگانے پر ایسے عجیب غریب اسرار کا علم ہوگا۔ محض اتنا کہدینے سے کہ یہ مذہبی بحث ہے اور خاص فرقہ سے تعلق رکھتی ہے ایسے لوگوں کو اپنی شرارتوں اور خباثت کی تکمیل کیلئے موقعہ دینا ہے

بہر حال میں پھر نفس مضمون کیطرف آکر کہتا ہوں کہ خواجہ صاحب نے جماعت کے **تفرقہ** کو الفاظ کے ہیر پھیر میں **گورنمنٹ کی تحریک بتایا ہے** - اور وہ پرائیویٹ جلسوں میں احباب کو متعدد مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو گورنمنٹ سے تنخواہ پاتے ہیں اور ان کا کام ہے کہ جماعت میں تفرقہ پیدا کریں۔ احمدی قوم ایسے خیالات کو سخت **نفرت کی نگاہ سے دیکھتی** ہے اور انپر تھوکتی بھی نہیں۔ ہمارا امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ ہمیں یہ تعلیم دیتا رہا کہ گورنمنٹ برطانیہ ہمارے لئے **امن و برکت** کا ذریعہ ہے اور یہ خدا کا ایک **فضل** ہے جو ہمیں ہوا ہے۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ بھی یہی تعلیم دیتے رہے اور اب موجودہ خلیفہ بھی قوم میں اسی روح **کو قایم رکھنا چاہتا ہے اور اس کو تقویت دیتا ہے** - مگر یہ چند لوگ جو مسلمانوں کے بعض ایکسٹریمسٹ خیالات کے لوگوں سے ملتے رہتے ہیں اور اتنک ان کے ساتھ گھی کھچڑی ہیں اور ان کے ساتھ ساری جماعت کو ملانے کی کوششوں میں ناکام ہو چکے ہیں اب اس قسم کی حرکات پر اتر آئے ہیں۔

میں جانتا ہوں گورنمنٹ ایسی نادان گورنمنٹ نہیں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے تعلقات کو نہ جانتی ہو۔ احمدی قوم کا ایک بھی فرد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا امام یقین کرتا ہو اور ان کے بعد خلافت راشدہ کو ضروری اور یقینی سمجھ کر اسکے دامن سے وابستہ ہو ایک سکنڈ کیلئے بھی گوارا نہیں کرتا کہ **اپنی محسن گورنمنٹ کیطرف ایسے ذلیل خیالات کو منسوب کرے**

پس ہم خواجہ صاحب کے اس قسم کے نفرت انگیز خیالات پر نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور میں احمدی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باقاعدہ جلسے کر کے خواجہ صاحب کے اس قسم کے خیالات سے **بیزاری اور نفرت کے ریزولیوشن پاس کریں** اور ہندوستان و پنجاب کے اخبارات میں ان ریزولیوشنز کی نقل اشاعت کیلئے بھیجدیں اور ایک ایک کاپی اپنے ضلع کے حکام کو بھی بھیجدیں۔ کہ خواجہ صاحب نے پیغام کے ذریعہ جو یہ ظاہر کیا ہے کہ مسلمانوں میں اور بالخصوص احمدیوں میں تفرقہ پھیلانیوالا عنصر باہر سے مامور کیا گیا ہے یہ گورنمنٹ برطانیہ پر ایک خطرناک حملہ ہے جسکو ہم سراسر خلاف واقعہ اور اتہام کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور اس سے ہم بالکل بیزاری اور نفرت کا اعلان کرتے ہیں۔

میرے رائے میں سنجیدہ اور فہیم مسلمانوں کو بھی ضرورت ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور اگر انہوں نے اسکی تردید نہ کی تو وہ ایک

سخت غلطی کا ارتکاب کریں گے

مجھے اگر مضمون کے زیادہ لمبے ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اور کچھ لکھتا۔ آخر پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ احمدی قوم کیلئے یہ نہایت نازک وقت ہے خواجہ صاحب نے احمدیت کے رنگ میں قوم کی پولیٹیکل پوزیشن کو گورنمنٹ کے سامنے مشکوک بنانا چاہا ہے۔ خواہ ارادۃً یا یہ کہ انکی اس تحریر اور اس قسم کے خیالات کے اظہار کا یہ نتیجہ ہوگا۔ اس لئے چاہیئے کہ فوراً اس سے بیزاری کا اعلان کیا جاوے۔

خواجہ صاحب کا حملہ حضرت مسیح موعود پر

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم
(مسیح موعودؑ)

خواجہ صاحب نے اپنے مضمون خلافت احمدیہ میں جو **ناگوار قابل نفرین حملہ** حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کی وفات کے بعد آپ کے محنت جگر کے بالمقابل کھڑے ہو کر کیا ہے وہ اس قسم کا حملہ نہیں ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے اس کو سن سکیں؟

احمدی قوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کفش برداری کے صدقہ میں خواجہ کو ہزاروں روپیہ دیدیا اور کبھی ان سے نہ پوچھا کہ اس روپیہ کو تم نے کہاں خرچ کیا؟

مگر آج وہی احمدی قوم اسی خواجہ کے منہ سے وہ الفاظ اپنے آقا اور محبوب آقا کیلئے سن رہی ہے جو کسی سخت سے سخت دشمن کے منہ سے بھی نہیں نکل سکتے تھے۔ اگر ان کے اندر کچھ بھی صداقت ہوتی تو بھی ایک ایسے شخص کے منہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جوتیوں کے صدقہ میں قوم میں ممتاز جگہ پاتا ہے اس قسم کے الفاظ نہیں نکلنے چاہئیں تھے۔ دوست تو دوست دشمن بھی شرافت اور اخلاق کے اصولوں پر اس قسم کا حملہ نہیں کرتا۔ میرا قلم ان الفاظ کو دوہراتے ہوئے کانپتا ہے میرا دل زخمی ہے۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ ان الفاظ کا تکرار ایک بار اور احمدی قوم کے دل کو زخمی کرے گا۔ مگر میں مجبور ہوں میں چاہتا ہوں کہ قوم کو بتا دوں کہ جس شخص پر تم محض اپنے آقا کی محبت کے جذبہ میں اتنا بھروسہ کرتے ہو وہ تمہارے محسن محتاج دہم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پیارے مامور کی اس طرح پر ہتک کرتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ "اس کو کفن بھی نصیب نہ ہوتا اگر ان کا مال مساعدت نہ کرتا"۔ کیا تم اس قدر بے حس ہو؟ کیا تم اس قدر گر چکے ہو کہ تمہارا آقا اور محبوب وفات پاتا ہے اور اس کے کفن کے لئے تم چند روپے خرچ نہیں کر سکتے؟ اور وہ ایک جو اپنی جیب سے دیتے کا آج دعوے کرتا ہے اور اس کے پیارے اور محبوب بچوں پر احسان جتاتا ہے؟!

یہ میرا خیال نہیں میرا اجتہاد نہیں۔ خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں نے بارہا اس کا ذکر کیا ہے کہ ہمارے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہونا ہمارے مال آن کی تجہیز و تکفین پانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم فاسق نہیں۔

خواجہ صاحب وکیل ہیں اور وہ اپنے کلام اور تحریریں بہت بڑے محتاط ہوتے ہیں۔ میں تو ان پر یا ان کے دوستوں پر یہ ذلیل اعتراض نہیں کرتا مگر ان کی قابلیت اور سخن فہمی انہیں خود بتائے گی کہ

ہمارے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہونا

کے کیا معنے ہیں اگر نعوذ باللہ حضرت صاحب انہیں بزرگوں کے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں جیسا کہ خواجہ صاحب لکھتے ہیں تو یہ نہایت ہی حیرت ناک انکشاف ہوگا جو خواجہ صاحب نے کیا ہے۔ غالباً اسی بنا پر کسی نے لاہور سے حضرت خلیفۃ المسیح کو ایک خط لکھا تھا جس کا علم خواجہ صاحب کو بھی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے مصلحتاً اس خط کی پولیس رپورٹ کی تھی اور میرے پاس اس خط کو احتیاطاً رکھوا دیا تھا۔ آخر ایک موقعہ پر خواجہ صاحب کے بیحد اصرار پر جبکہ خواجہ صاحب اسے لے لینا چاہتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح رض نے اسے اپنے پاس لے لیا تھا اور خواجہ صاحب نے درخواست کی تھی کہ اس خط کو تلف کر دیا جاوے اب خواجہ صاحب کا یہ فقرہ قابل غور ہے۔ مگر میں انہیں معذور سمجھتا ہوں اور اس لئے بجائے اس کے کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوست اپنے ہاتھوں ایک خطرناک الزام کے نیچے آ گئے ہوں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو انکی کم علمی کا نتیجہ قرار دیدوں۔

قائل کے مقابلہ جاہل بنجانا نہایت آسان ہے۔ مجھے افسوس ہے اور رہیگا کہ خواجہ صاحب نے اتنی بڑی ذمہ داری اپنے اوپر کیوں لی۔ میں تو یقین نہیں کرتا کہ حضرت صاحب خواجہ **صاحب اور ان کے دوستوں کے ہاتھوں رخصت ہوئے ہوں" مگر خواجہ صاحب کہتے ہیں اسلئے وہ آپ ذمہ دار ہیں۔** یہ تو کچھ بات نہ تھی لیکن وہ بات جس نے **ہمارے دلوں کو زخمی کیا ہے اور جو زخم مل نہیں سکتا وہ یہ حملہ ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود کے ورثا میں ایک بھی** ایسا نہ تھا جو اپنے بزرگ کے گور و کفن کیلئے کچھ بھی سکتا ہو یہ واقعہ اگر درست بھی ہوتا تو بھی خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں کی شرافت اور اخلاق کا تقاضا تھا کہ وہ اس کا نام نہ لیتے۔ اور سخت سے سخت مخالفت کے وقت بھی یہ طعنہ نہ دیتے۔ لیکن ایسی حالت میں جبکہ یہ **شرمناک جھوٹ ہو رنجدہ اور دل آزار جھوٹ ہو اس کا ذکر کرنا کہاں کی وسعت حوصلگی اور فیاضی طبع ہے؟**

خواجہ صاحب یا ان کے دوست اگر ایسا کرتے بھی تو بھی بیعت کی حقیقت کے رو سے وہ اموال ان کے اموال نہ تھے۔ انہوں نے بیعت کر لینے کے بعد اپنے آپ کو بیچ دینے اور غلام بنا لینے کے بعد اگر اپنا کچھ بھی رکھ چھوڑا تھا۔ تو معلوم ہوگا کہ بیعت کی حقیقت سے وہ بالکل ناواقف ہی نہ تھے بلکہ اس سے باہر تھے۔ لیکن اگر وہ ایسے ہی فنا شدہ تھے تو پھر انہوں نے کیوں اسکا نام لیا اور اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مال ہی نہ سمجھا؟

یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کا مال جمع کرنے نہ آئے تھے اور اس کے گھر میں کچھ نہ رہتا تھا مگر یہی خواجہ صاحب ہمیشہ یہ رونا اپنی خاص مجلسوں میں رویا کرتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت صاحب کے گھر میں بہت خرچ ہوتا ہے اور چنال اور چنیں ہے

اور اگر آپ کی وفات کے بعد آپ کے گھر میں ایک پیسہ بھی نہ ہوتا۔ تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی وفات کا ایک نظارہ ہوتا۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام کے ورثا اور متعلقین میں ایسے لوگ تھے اور ہیں جو اپنے بزرگ و محسن کے کفن کے واسطے خواجہ صاحب یا ان کے دوستوں کے چند روپیوں کیلئے دست نگر نہ ہوتے؟

کوئی عقل اسے باور نہیں کر سکتی۔ اور کوئی سمجھ اس کو تسلیم نہیں کر سکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلقین اور رشتہ داروں کو الگ کہہ کر آپ کے خدام میں ایسے لوگ تھے اور ہیں اسی لاہور میں ہیں جو قیمتی سے قیمتی کفن حضرت کیلئے پیش کر سکتے تھے۔ اور کبھی دنیا میں نام نہ لیتے کہ ہم نے کفن دیا ہے مگر خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں نے حضرت کے ۶ سال بعد یہ طعنہ دیکر

احمدی قوم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقربا کے دلوں کو زخمی کر دیا ہے!

کیا یہ حیرت کا مقام نہیں ہے کہ احمدی قوم تو ابتک خواجہ صاحب کو ہزاروں روپیہ دے رہی ہے جس سے خواجہ صاحب اور ان کے خاندان کی شکم پروری ہے اور وہ قوم کے روپیہ پر شاہانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر اس قوم کو اور اس کے محسن مخدوم اپنے آقازادہ کو یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ اگر لوگ مساعدت نہ کرتے

تو حضرت مسیح موعودؑ کی لاش بے کفن رہ جاتی!

خواجہ اور اس کے ہم نوا یاد رکھو اور سن لو تم نے بہت بڑا بول بولا ہے۔ اس قسم کے جملوں سے تم نے حریم قدس کے رہنے والوں کو زخمی کر دیا ہے ان کے دلوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ تم نے اپنی دلی حالت کو دکھا دیا ہے۔ خدا سے ڈر جاؤ وہ خدا قادر اور غیور خدا ہے اپنے ماموروں کیلئے اس کو بہت غیرت ہوتی ہے کہیں یہ کفن کا طعن تمہیں بے کفن نہ کر دے؟

تم جو چاہتے کہتے مگر اس قسم کی دل آزار اور وسعت حوصلہ سے گری ہوئی باتیں نہ کرتے

جو حضرت مسیح موعود پر حملہ کا رنگ رکھتی ہیں!

اگر تم اس بات میں سچے ہو تو پھر آؤ میدان میں نکلو۔ اور ان الفاظ میں قسم کھا کر شایع کرو کہ تم نے ہی کفن دیا تھا؟

ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر شایع کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر کوئی روپیہ کفن دفن کیلئے اہل بیت حضرت مسیح موعود نے نہیں دیا۔ اور ہم نے اپنی جیب سے کفن دیا: اے خدا اگر ہم اس بیان میں جھوٹے ہیں اور تیرا

بندہ مسیح موعود تیرا برگزیدہ اور مامور تھا تو اس کی صداقت کیلئے ہمارے اس جھوٹ کی پاداش میں ہم پر ایسی لعنت کی مار مار کہ ہم بے کفن ہو کر ذلیل و رسوا ہوں؟

میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کفن کی قیمت نذر کی گئی ہو۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خود روپیہ دیا ہے۔ مگر اس پر آشوب وقت میں اسکی کسی کو کیا خبر تھی کہ کیا ہو رہا ہے اور کفن کس نے خریدا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے **دو بکروں کی قربانی کیلئے** اور بعد میں تجہیز و تکفین کیلئے صاحبزادہ صاحب نے آپ روپیہ دیا تھا؟۔

بہر حال میں اس قسم کے ناگوار اور دل آزار حملوں کے بعد احمدی قوم کی حمیت اور غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو سلسلہ کیساتھ وابستہ یقین کر کے ان کی اپیلوں پر لبیک کہے؟۔

فیروز پور کی جماعت نے نہایت ہی عمدہ کام کیا ہے، کہ اس نے اپنا روپیہ جو ان کیلئے بھیجا تھا واپس لے لیا اور بہت سے لوگ ایسی درخواستیں بھیج رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ **اشاعت اسلام ٹرسٹ فنڈ لاہور** میں براہ راست اطلاع بھیجدیں کہ ان کا روپیہ انہیں واپس دیدیا جائے یہاں کسی درخواست کے بھیجنے کی ضرورت نہیں

تم اپنا مال ان کو دو اور ان سے اس قسم کی گندی اور ذلیل و دل آزار باتیں اپنے امام کی نسبت بھی سنو اور پڑھو۔ یہ تمہاری حمیت کے سراسر خلاف ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ احمدی قوم خدا کے فضل سے ایسی بے حس نہیں ہو گئی۔ اپنے باپ کی نسبت کیا کوئی ایسا لفظ سن سکتا ہے۔ پھر وہ جو باپ سے عزیز جس پر مال باپ بھی نثار کرنے کو تم طیار تھے اسکی نسبت تم کیونکر ٹھنڈے دل سے سن سکتے ہو۔ اٹھو اور **ایسی تحریروں پر تھوک دو۔** اور ان کے خلاف اپنی نفرت کے اظہار سے بتلادو کہ تمہارے جذبات مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے اموال تمہاری خلاف استعمال ہوں؟ اور تم خود اپنے دشمنوں کو ہتھیار بنا کر دو؟ اگر نہیں تو پھر کیوں تم ان اموال کو واپس نہیں لیتے جو تم نے اشاعت اسلام کا مغالطہ کھا کر دیئے ہیں واپس لو اور ضرور واپس لو؟ اور اس قسم کی گندی اور دل آزار تحریروں پر اظہار نفرین کرو۔

خواجہ صاحب کی قربانی

میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ ان قربانیوں پر کچھ بھی بحث کروں جو آجکل ہمارے بچھڑے ہوئے دوست منکرین خلافت پیش کر رہے ہیں۔ خدا کی قدرت ہے کہ جب کسی اور نے ان کی قربانیوں کا ذکر نہ کیا تو خود اس متاع گرانمایہ کو لیکر بازار میں نکلے ہیں۔ اور بار بار ہمیں سنایا جاتا ہے کہ ہم نے قربانی کی ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ مختصراً ان کی قربانی کی حقیقت پیش کر دی جاوے۔

سب سے بڑی قربانی موٹی تازی قربانی خواجہ صاحب نے اپنی پیش کی ہے اور کہتے ہیں "وہ آج ہندوستان کہتا ہے کہ میں نے گھر بار۔ وطن۔ اور دکانت اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے چھوڑ دی۔ اور اس کا نام قربانی رکھا جاتا ہے"۔ پھر آگے چلکر آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ۱۹۰۲ء سے لیکر برابر دو برس میں نے اپنا وطن جو اس وقت پشاور تھا۔ اپنا روزگار اپنے بال بچے ہمیں چھوڑ دیئے تھے؟ تم میں ایک آدمی اپنا نام بتائے جس نے اس مرحلہ میں میری خدمات کا عشر عشیر بھی کیا ہو"

میں خواجہ کے ان دعووں پر جو لاف زنی سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتے کبھی بھی توجہ نہ کرتا اگر اس لاف زنی سے جماعت کے مخلص اور برگزیدہ احباب کی تذلیل کی جاتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی راہ میں فدا شدہ بزرگوں پر حملہ نہ کیا جاتا۔

خواجہ نے اپنی اس قربانی کو بڑی دھوم دھام سے پیش کیا ہے مگر میرے دوستو! قابل غور یہ امر ہے کہ خواجہ صاحب جب انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ تو وہ چیف کورٹ کے پلیڈر رہتے انکی آمدنی کا باقاعدہ رجسٹر ہوگا۔ وہ ٹیکس دیتے ہوں گے۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ اس قربانی کی لاف زنی کریں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ پیغام کا دفتر ان کے مکان کے ساتھ ہی ہے۔ خواجہ صاحب کے خسر اس کے مینیجر ہیں وہ رجسٹر لاہور میں موجود ہوگا۔ ان کے دوست جانتے ہوں گے اسلئے مہربانی کر کے پبلک کی اطلاع کیلئے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب شایع کریں پھر اس قربانی کی حقیقت میں بتاؤنگا؟

(۱) خواجہ صاحب کی لاہور میں کیا آمدنی تھی؟ (۲) وہ کیا ٹیکس دیتے تھے؟ (۳) ولایت جانے سے پیشتر ان کے ذمہ کوئی قرض باقی تھا یا نہیں؟ (۴) اب خواجہ صاحب کے پس ماندگان کو لاہور میں ماہوار کیا دیا جاتا ہے؟ (۵) خواجہ صاحب ذاتی اخراجات کیلئے ولایت میں کیا لیتے ہیں؟ (۶) عزیز خواجہ جلال الدین صاحب (برادر زادہ خواجہ صاحب) کے سفر ولایت پر کیا خرچ ہوا۔ اور کہاں سے ہوا؟ (اس کے متعلق صرف خواجہ جلال الدین صاحب ہی کا بیان صحیح سمجھ لیا جاویگا)

ان سوالات کا جواب خواجہ صاحب کی ولایتی قربانی پر بہت کچھ روشنی ڈال دیگا؟

اب خواجہ صاحب کی قربانی کی مشق اور سلوک کی منازل کا زمانہ مقدمہ گورداسپور باقی رہجاتا ہے۔ اس قربانی اور سلوک کا کیا کہنا ہے جسکی ابتدا ایسے جھوٹ سے ہو جو خواجہ صاحب کیطرح **پلا ہوا جھوٹ ہو؟**

خواجہ صاحب نے دعوٰے کیا ہے کہ انہوں نے ان مقدمات میں وطن اور روزگار چھوڑ دیا تھا۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ اس اثنا میں خواجہ صاحب پشاور نہیں گئے۔ اور انہوں نے ان دو سال کے اندر کوئی مقدمہ پشاور میں نہیں لیا تو یہ صریح جھوٹ ہے جو خواجہ صاحب جیسے بزرگ کی شان سے بہت ہی بعید ہے؟

اور اگر خواجہ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ خواجہ صاحب نے ان مقدمات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی روپیہ نہیں لیا۔ تو اور بھی **نہایت ہی شرمناک جھوٹ ہے؟**

خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں میں ہمت اور جرأت ہے تو اس کی تردید کریں۔ اور علے الاعلان میرے اس بیان کو غلط ثابت کریں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں اور نہیں کر سکیں گے۔ تو پھر اس قربانی کی جو اخلاص و ایثار کے مذبح پر مردار کی قربانی سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتی آئندہ نام نہ لیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ خواجہ صاحب نے ان مقدمات کی پیروی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روپیہ لیا۔ خواجہ صاحب نے قوم سے بھی ان مقدمات کی پیروی کیلئے روپیہ لیا اور خوب لیا جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اس مقدمہ میں خواجہ صاحب کے مشیر و معاون تھے۔ کیا وہ خدا کی قسم کھا کر بیان کر سکتے ہیں کہ:۔

خواجہ صاحب نے کوئی روپیہ نہیں لیا

جماعت کے وہ لوگ ابھی تک زندہ ہیں جنہوں نے مقدمات کے کیلئے ایک خاص تحریک پر روپیہ بھیجا تھا۔ اور اس تحریک پر جو روپیہ آیا تھا۔ یہ خواجہ صاحب کا کام ہوگا کہ وہ بتائیں کہ کس کے پاس اس کا حساب و کتاب تھا۔ اور اس میں سے کسقدر نقد خواجہ صاحب کے حصہ میں آیا تھا؟ ان امور کا جواب جس وقت دیدیا جائیگا تو میں اور بھی حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھا دونگا۔

میں آخر میں اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر بفرض محال یہ قربانیاں کی تھیں تو کیا اس لئے کی تھیں کہ بالمن والاذی انکو ضایع کرو اور ہم پر احسان جتاؤ۔ اگر کوئی قربانی تھی (میرے نزدیک تو نہ تھی) تو خدا کیلئے ہوگی۔ مگر آج جبکہ تم مخلوق سے اس کا اجر چاہتے ہو اور بار بار قربانی کی جھارتی رٹتے ہو۔ تو اس کے اندر کوئی اخلاص اور ایثار نہ تھا؟۔

یہ بھی صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ اس معاملہ کو بھی یہ لوگ خود پبلک میں لائے ہیں۔ اور اس کے خطرناک نتائج کے وہ آپ ذمہ وار ہیں۔ یہ وقت تھا کہ قوم کو رجوع الی اللہ کی طرف توجہ دلائی جاتی؟

نہ یہ کہ بار بار اس کی ہتک کیجاوے۔ کبھی **انہیں گنوار کہا جاوے اور کبھی جاہل قرار دیا جاوے۔** اور کبھی ان کے خوابوں کی ہنسی اڑائی جاوے قوم کی ہتک کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ پھر اس سے گذر کر اس کے امام پر سخت حملے کئے گئے۔ اور نہایت ہی ناپاک الفاظ اسکی شان میں استعمال کئے گئے یہانتک کہ نعوذ باللہ خبیث اور پوپ کے الفاظ لکھکر بھی یاوہ گوئی کیگئی؛۔

اب ان مردہ قربانیوں کو پیش کر کے قوم کی ان خدمات پر پانی پھیرا جاتا ہے جو کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت اور خلیفۃ المسیح کے وقت کی تھیں اور اب تک کر رہی ہے یہاں تک کہ خود خواجہ صاحب بھی

ان خدمات کے رہین منت ہیں!

اور ان کے گوشت و پوست میں قومی اموال کا بہت بڑا حصہ ہے اور وہی مال خون بنکر ان کی رگوں میں گردش کر رہا ہے اور یہ سب کچھ انہیں احمدی قوم سے ملا ہے۔ اور اب وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کون ہے **جسنے میری خدمات کا عشر عشیر بھی کیا ہے؟**

نادان انسان تو کیا جانتا ہے کہ تیری ان خدمات کی کچھ بھی ہستی نہیں؛ اور اگر تھی بھی تو اس اظہار بالمن والاذی نے اسے کھو دیا!۔

خواجہ صاحب یا ان کے دوست ان سوالات کا جواب دینگے۔ تو اس قربانی کی حقیقت اور بھی کھل جائیگی۔ بہتر تھا اور ہے کہ اس قسم کے طرز عمل کو چھوڑ دیا جاوے۔ جو نہ صرف قومی ہتک کا موجب ہے۔ بلکہ خود ان کی کمزوریوں کو کھولنے والا ہے۔ اس قسم کی بحثوں کا ناگوار انجام سب جانتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے بس "اسے چھوڑ دو کہ یہ راہ ترکستان ہے"

کلمات طیبات یا حضرت فضل عمر رضؓ کے ملفوظات

(۱۰۔ اپریل ۱۹۱۴ء بعد عصر)

کسی شخص نے سوال کیا کہ کیا رسولوں کا انکار خدا تعالےٰ کا انکار ہوتا ہے ؟

فرمایا

یہ بالکل درست ہے ۔ کہ رسولوں کے انکار سے خدا تعالےٰ کا انکار لازم آتا ہے ۔ یہ تو موٹی سی بات ہے ۔ اگر کوئی شخص کسی سرکاری اہلکار مثلاً تحصیلدار کا انکار کر دے کہ اس کے ماننے کی کیا ضرورت ہے ۔ ہم بادشاہ کو مانتے ہیں تو کیا ایسا شخص باغی نہیں سمجھا جائیگا اور اسپر بغاوت کا مقدمہ قایم ہو کر سزا نہ ملیگی ؟ صرف اس کا یہ کہدینا کہ میں تو بادشاہ کو مانتا ہوں اس کو سزا سے نہیں بچا سکتا ۔ پس اسطرح جو شخص خدا تعالےٰ کے فرستادوں کا انکار کرتا ہے وہ ان کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا منکر ہے اور ایمان باللہ کی حقیقت سے محض ناواقف ہے

اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان اور معرفت تو انبیاء ہی کے وجود سے پیدا ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ تازہ بتازہ نشانوں اور تائیدات سے ان کے ذریعے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور یہ کہنا درست ہوتا ہے کہ انبیاء ہی کے ذریعہ خدا کا چہرہ نظر آتا ہے پس انکا انکار کیوں خدا کا انکار نہ ہو ؟ انبیاء کا انکار اسلئے بھی خدا کا انکار ہوتا ہے کہ اس انکار خدا تعالےٰ پر سچی معرفت اور یقین پیدا نہیں ہوتا ۔ پھر قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ رسول کی اطاعت جب اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے تو رسول کا انکار کیوں خدا تعالیٰ کا انکار نہ ہو ۔ یہ مقام بڑا نازک ہے لوگ سمجھتے نہیں ۔ خدا تعالےٰ نے نبیین میں سے سچا اور راستباز یہی گروہ ہے ۔ جو انبیاء علیہم السلام کا مصدق ہے ۔ اسی طرح انبیاء کے خلفاء کے انکار سے پھر نبوت کا انکار لازم آجاتا ہے یہی وجہ ہے جو کہا گیا ہے کہ اولیاء کی عداوت اور انکار سے سلب ایمان ہو جاتا ہے ۔ پس ڈرتے رہو ۔ اور توبہ کرتے رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ابتلا سر کے نیچے آجا دے ۔

قوم میں بیداری پیدا ہو گئی ہے

بعض باتوں کے سلسلہ

فرمایا ؛ کہ میں دیکھتا ہوں اس وقت جماعت میں یک لخت ایک جوش پیدا ہو گیا ہے ۔ اور ایسے لوگ جو کبھی بولتے نہ تھے اور خاموش تھے اب تو وہ بھی تقریر کرتے ہیں اور سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ کیلئے بڑے سرگرم ہیں جیسے ہمارے مولوی شبیر علی صاحب اور چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ۔ پھر یہ بھی خدا کے فضل کی بات ہے کہ بہت جگہ سے خطوط آ رہے ہیں کہ جماعت میں پہلے ایک سستی سی واقعہ ہو گئی تھی ۔ مگر اب وہ سستی دور ہو کر لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ابتلاؤں کا آنا تو ضروری ہے ۔ مگر جو سلسلہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہو اسپر جب بھی ابتلاء آتا ہے تو وہ اسکی ترقی کا موجب ہوتا ہے بلکہ الٰہی سلسلے ان ابتلاؤں میں ہی پرورش پاتے ہیں ۔ جب آرام کا زمانہ ہو تو پھر قوموں کے قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں ۔ اور ان میں مجاہدہ اور کوشش کی طاقتیں مر جاتی ہیں ۔ مگر ابتلاؤں میں ان قوموں میں ایک جوش اور طاقت آتی ہے خدا تعالےٰ سے بھی تعلقات بڑھ جاتے ہیں ۔ دعاؤں کی عادت ہوتی ہے مطالعہ کتب کی ضرورت پیش آتی ہے ۔ کیونکہ جب مختلف قسم کے سوال ہوتے ہیں تو ہر شخص پھر چاہتا ہے کہ اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرے اور ہر سوال کا جواب دے ۔ وہی بات اب ہو رہی ہے بہت سے لوگ ہیں جو دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں چنانچہ ہر روز خطوط آتے ہیں ۔ کہ اس فتنہ کو دیکھکر بہت دعائیں کیں آخر خدا تعالےٰ نے ہم پر حق کھولدیا ۔ اور بہت سے لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کی فلاں کتاب میں یوں لکھا ہے اور فلاں تحریر میں ایسا ارشاد فرمایا ۔ ایسے ایسے حوالے لکھکر بھیجتے ہیں کہ بعض کی ہم کو بھی خبر نہیں ہوتی ۔ غرض چاروں طرف ایک جوش اور بیداری ہے ۔ مگر اس سے مومن کو فایدہ اٹھانا چاہیئے اور یہ نہ سمجھے کہ چند روزہ جوش دکھا کر پھر وہی سرد مہری پیدا ہو بلکہ سب سے بہتر وہ عمل نیک ہوتا ہے جسپر مداومت اور استقلال ہو اس لئے ہمارے دوستوں کو اس موقعہ سے فایدہ اٹھا کر اپنے اندر ایک تبدیلی کرنی چاہیئے اور وہ کوشش کریں اور خدا سے توفیق چاہیں کہ وہ تبدیلی مستقل تبدیلی ہو ۔

دربار شام ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۴ء

غیر احمدیوں کی امید یاس

فرمایا ۔ غیر احمدی لوگ بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ خدمت دین اور تائید اسلام میں اگر کوئی جماعت کچھ کر سکتی ہے تو وہ احمدیوں ہی کی جماعت ہے بعض جگہ وہ اس قسم کے بھی اقرار کرتے ہیں مگر عمل سے تو اسکو تسلیم کرتے ہیں باوجود اس اقرار کے یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ پھر احمدی نہیں ہوتے اسکی وجہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ جب ان کے ذہن نشین یہ بات کر دی جاوے کہ احمدی اور غیر احمدی میں کوئی فرق نہیں تو پھر انہیں کیا ضرورت ہے ۔ کہ وہ احمدی ہوں یہ ایک غلطی ہے ۔ جس نے قوم کی ترقی میں ایک روک پیدا کر دی ہے اللہ تعالےٰ نے چاہیگا تو اس روک کو دور کر دے گا ۔ کیونکہ ہماری امیدیں تو اسی کے فضل پر ہیں ہماری اپنی کوششوں سے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا ۔ ہمارے بعض دوست کہتے ہیں کہ یہ امتیازی ترقی کیلئے روک ہے مگر آجکل امتیاز اٹھانے والوں نے بھی دکھایا تو نہیں کہ وہ کسقدر احمدی بنا چکے ہیں ۔ برخلاف اس کے انصار اللہ کی جماعت نے تو بہت لوگوں کو سلسلہ میں داخل کیا ۔

پروفیسر عطاء الرحمٰن کا خط

فرمایا ۔ پروفیسر عطاء الرحمٰن کا خط آیا ہے اس نے ان لوگوں کی غلطی کا اقرار کیا ہے جو خلافت کے خلاف لکھ رہے ہیں اصل بات یہ ہے کہ سعادت اور اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ ضایع نہیں کرتا یہ ایک پر جوش ایم ۔ اے نوجوان ہے ۔

دربار شام ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۴ء

یہ فتنہ شرک کش ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے اس فتنہ کے ذریعہ بھی جماعت کو توحید کیطرف توجہ دلائی ہے اور شرک کے بت کو توڑ ڈالا ہے ۔ بعض کو خیال تھا ۔ کہ فلاں شخص اپنے رسوخ اور وجاہت کے لحاظ سے ایسا ہے اور فلاں ایسا ہے مگر خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ وہ کچھ بھی نہ تھے ؟

حقیقت میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہی بڑی دولت ہے جب تک انسان ہر قسم کے شرک کو چھوڑتا نہیں وہ حقیقی موحد نہیں ہو سکتا ؟ اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے جماعت کو شرک سے بچا لیا ہے اور اب انہیں یقین ہو گیا ہے کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ (خدا کی ہزار ہزار رحمتیں اور برکتیں اپنر نازل ہوں) فرمایا کرتے تھے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے دکھا دیا ؟

میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ جو ھدایت سے محروم رہجاتے ہیں اس قسم کے عذر تراشا کرتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب مان لیں تو ہم بھی مان لینگے ۔ لیکن جب وہ بھی خدا کے فضل سے مان لیتے ہیں تو پھر اور بہانہ بنا کر اسے بھی بدنام کرتے ہیں ۔ یہانتک کہ بعض اوقات گاؤں سے نکال دیتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا تھا ۔ یہ برے بہانے اور عذرات ہیں سعادتمند اور سلیم الفطرۃ ایسی باتیں نہیں کرتے

مولوی مبارک علی صاحب کا جواب

کسی نے کہا کہ مولوی مبارک علی صاحب کی چٹھی کا جواب نہیں دیا ۔ فرمایا مولوی مبارک علی صاحب ابتدائی زمانہ میں میرے استاد مقرر کئے گئے تھے ۔ میں پسند نہیں کرتا کہ انہیں اس معاملہ میں ابتلاء میں ڈالوں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نیک توفیق دے ۔ خدا کے فضل اور توفیق کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ۔

خواب و خیال

خوابوں کے سلسلہ کے متعلق ذکر آنے پر فرمایا ۔ کہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ رؤیا صالحہ تو نبوت کا چالیسواں جزو ہے ۔ تو پھر جسکی خواب واقعہ کے مطابق ہو اسکو جھٹلانا جایز نہیں ہوتا ۔ مگر میری دشمنی اور عداوت کی وجہ سے لوگ ایک ایسی صداقت کا انکار کر رہے ہیں ۔ جو نبیوں کی بھی صداقت کی دلیل ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کی ابتداء رؤیا صالحہ سے ہوئی ہے قرآن مجید رؤیا صالحہ کے عجائبات موجود ہیں ۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ اپنی تصدیق میں لوگوں کو اپنے خواب شایع کرنے کی ہدایت کی ۔ اور اور وہ خواب چھپتے رہے ۔ اخباروں میں عرصہ تک تصدیق بالرؤیا کے عنوانوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں چھپتے رہے مگر میری تصدیق ان رؤیا کے ذریعہ سے ہو تو وہ خواب و خیال کہے جاتے ہیں ؟

میں ایسی باتوں کا کیا جواب دے سکتا ہوں خدا تعالےٰ آپ ہی دیگا ۔

ضروری اطلاع

خدا کے فضل سے اخبار الحکم اب باقاعدہ شایع ہونے لگ گیا ہے اسلئے اس باقاعدہ اشاعت کو قایم رکھنے کیلئے ضرورت ہے کہ خریداران قیمت ادا کر دیں ۔ لہذا اگلی اشاعت سے اخبار کے وی پی کا سلسلہ جاری کر دیا جائیگا ۔ اخبار کی مالی اصلاح کیلئے ضروری سمجھا گیا ہے ۔ کہ آئندہ اخبار پوری قیمت پانچ روپیہ سالانہ پر جاری ہو ۔ جن احباب کے نام آج تک اخبار رعایتی جاری رہا ہے وہ الحکم کا حق سمجھینگے کہ آئندہ کیلئے پوری قیمت وصول کرے اور انہیں انشاء اللہ کوئی عذر نہ ہوگا جو صاحب سردست وی پی لینے کو تیار نہوں وہ اطلاع دیدیں واپسی وی پی سے ہمیں زیر بار کرکے اخبار کو نقصان نہ پہنچائیں (ایڈیٹر)

خریداران و سرپرستان الحکم کیخدمت میں التماس

(بار دوم)

برادران الحکم آپکا ایک قومی خدمتگذار ہے۔ الحکم اسوقت جاری ہوا جبکہ سلسلہ کی خبروں کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اور سلسلہ کی ابتدا ابھی منکرین کیطرف سے ہر قسم کی مخالفتیں کیجاتی تھیں اور احمدیوں کو دکھ دیئے جاتے تھے۔ ان حالات میں سلسلہ کیخدمت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے الحکم جاری کیاگیا اور اللہ تعالٰے کے محض فضل و کرم سے وہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں

وفادار ثابت ہوا؟

ہر قسم کے ابتلاؤں میں سے گذر کر اس نے تبلیغ حق میں حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کو اس نے محفوظ کیا۔ اور آپکے مکتوبات و الہامات کا وہ امین ٹھہرا۔ الحکم گویا سلسلہ کی ایک پر درد اور مستند تاریخ ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ الحکم کی خدمات کی تفصیل کروں یا اسکے ذریعہ سے فوائد قوم کو پہنچے ہیں انکی تشریح کروں کیونکہ یہ واقعات ہیں اور قوم کا بہت بڑا حصہ اس سے واقف ہے میں اسکے کہنے میں بھی قطعاً مبالغہ نہیں کرتا کہ ہزاروں انسانوں نے الحکم کے ذریعے اس سلسلہ کو قبول کیا۔

برادران ہر اصلاحی کام کیلئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

اس لئے الحکم بھی اس سے باہر نہ رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد الحکم خطرناک مالی مشکلات میں پڑگیا اور سالگذشتہ کے آخری حصہ میں اُسے اپنی زندگی کو قائم رکھنا سخت مشکل ہوگیا! حضرت مسیح موعودؑ کے بلا فصل خلیفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب اعلی مقامہ کو بہ اس بات کا فکر رہا کہ الحکم زندہ رہے میرے بعض دوستوں نے بھی الحکم کے احیاء اور بقاء کو محسوس کیا مگر وہ اسکی زندگی اس رنگ میں چاہتے تھے کہ

الحکم ان کے ہاتھ میں کٹ پتلی ہو؟

مگر میں نے کبھی یہ گوارا نہ کیا کہ الحکم ضمیر فروش ہو کر زندہ رہے اس لئے جہاں میرے ان دوستوں کو اپنے ارادوں میں مایوسی ہوئی۔ الحکم بھی ایسی امداد سے محروم رہا لیکن الحکم کے سرپرست اور خریدار ہر موقعہ پر اس کی آواز کو لبیک کہتے رہے اور انہوں نے کوشش کی کہ وہ زندہ رہے اسی اثناء میں مجھے بعض ضرورتوں کیوجہ سے قادیان سے باہر جانا پڑا۔ اور وہ ساری تجاویز جو اس کے احیاء و بقاء کے متعلق میرے دماغ میں تھیں عملی صورت اختیار نہ کر سکیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ جوں جوں انکی زندگی کے آخری ایام قریب آرہے تھے الحکم کے احیاء کیلئے کوشش کرتے تھے چنانچہ آخر آپ نے الحکم کی زیر باریوں کو دور کرنے اور اسکے آئندہ باقاعدہ اجراء کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مجھ سے تمام مطالبات زندگی الحکم اور بجٹ الحکم کی فہرست لیلی اور سالانہ جلسہ پر خود آپنے ۶ ہزار روپیہ کی اپیل کی۔ جن الفاظ میں حضرت نے اس اپیل کو کیا وہ اب تک بھی قوم کے کانوں میں گونجتے ہوں گے؟۔

اسی اثناء میں مجھے پھر سفر پیش آیا والا حضرت کا ارادہ تھا کہ جنوری ۱۹۱۴ء سے الحکم جاری ہو جاوے۔ مگر یہ تجویز میری واپسی تک معرض التواء میں رہی۔

۱۴ فروری ۱۹۱۴ء میں واپس آکر جب حضرت کیخدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے الحکم کے جاری نہ ہونے پر ملامت کی اور سخت ملامت کی۔ میں نے صاف الفاظ میں عرض کیا کہ اس کام کو آپ ہی نے اپنے ذمہ لیا تھا میرا کیا قصور ہے اس پر آپنے

مجھے سب فرمایا کہ ۶ ہزار روپیہ میں دیتا ہوں اور ساتھ ہی مفتی فضل الرحمن صاحب جو اس وقت موجود تھے حکم دیا کہ میاں کو بلاؤ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب بلائے گئے جو سوب کی نماز سے فارغ ہی ہوئے تھے لوگوں میں عجیب تہلکہ مچگیا کہ میاں صاحب کو غیر معمولی طور پر کیوں بلایا گیا اور پھر یہ کہ پرائیویٹ ارشاد فرمائینگے حضرت صاحبزادہ صاحب کے تشریف لانے پر الحکم کے اجراء کا کام ان کے سپرد کر دیا اور یہ بھی فرمایا کہ

”ایک ہزار روپیہ تو ابھی لو!“

چنانچہ اسکے بعد دو ہفتہ کے اندر الحکم جاری ہوگیا حضرت صاحبزادہ صاحب کی سوفت وسیع تھی اور اسی لئے نہایت ادب اور احترام وہ حضرت خلیفۃ المسیح کا کرتے تھے۔ انہوں نے روپیہ کا مطالبہ تو نہ کیا

پہلا کام الحکم جاری کرانے کا کیا!؟

چنانچہ الحکم اسوقت سے ابتک جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا یہ واقعات میں نے محض اس غرض سے لکھے ہیں تاکہ احباب کو معلوم ہو جاوے کہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ الحکم کیلئے کیا جوش اور تڑپ رکھتے تھے۔

میں جذبات کے بھڑکانے والے الفاظ میں کوئی اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ حقائق شناس قوم کی یہ ہتک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے

آخری اپیل جو قوم سے کی وہ الحکم کیلئے ۶ ہزار روپیہ کا اپیل ہے

اور اپنی زندگی کے ایام میں اس چھ ہزار کے ادا کرنے کا خود وعدہ کیا اور ابتدائی کام کیلئے **ایک ہزار فوراً عند الطلب دینے کا** حضرت صاحبزادہ صاحب کو حکم دیا۔ ایسی صورت میں قوم اپنی ذمہ داری کو بخوبی سمجھ سکتی ہے الحکم کی ذمہ داری اپنی جگہ بہت ہی کم ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی خلافت کیساتھ ہی الحکم کی امانت بھی خلیفہ ثانی کو دیدی ہے اور میری درخواست پر نہیں کسی نذر پیش تحریک پر آپنے ایسا فرمایا جسکے نتائج اور حقائق سے میں ناواقف ہوں پس جو ذمہ داریاں الحکم کے مالی حصہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح رضی اپنے ذمہ رکھتے تھے۔ وہ عملاً حضرت خلیفہ ثانی کے سپرد کر چکے ہیں مگر کیا حقیقت پسند قوم فرض شناس قوم۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالی قوم کی حمیت و غیرت یہ گوارا کریگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ آخری وعدہ یہ آخری خواہش معلق رہے وہ اس مالی ذمہ داری کو دسمبر ۱۹۱۳ء کے سالانہ جلسہ پر قوم کے سپرد کر چکے ہیں۔ اور اب قوم اس کیلئے ذمہ دار ہے اور جوابدہ ہے میں قوم سے بطور خود اپیل کرتا اور بار بار کرتا تو بھی میرا حق تھا لیکن واقعات نے صورت بدل دی ہے۔ میں قوم سے اسکے امام اور خلیفہ

کے وعدہ کا ایفا چاہتا ہوں!

میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ سعادتمند روحیں جو حضرت خلیفہ کی کی اس اپیل کا عملی جواب دینے کیلئے مالی قربانی کرینگے۔ وہ اسکی روح کو فردوس بریں میں بھی خوش کرینگی۔ میں نے ان واقعات کو اسی خیال سے قوم کے سامنے رکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ احسان شناس قوم اپنے مرحوم امام کی اپیل کا اسکی وفات کے بعد بھی اس کشادہ دلی سے جواب دے جیسے وہ اسکی زندگی میں دیتی تھی کیونکہ اخلاص اور محبت کا یہی تقاضا ہے پس اگر تمہاری محبت اور غیرت کی حسیں مر نہیں گئی ہیں اور یقیناً زندہ ہیں اگر احسان شناسی تمہاری فطرت میں ہے اور ضرور ہے تو دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالو

نور الدین رضؓ کی صدائے گور کو سنو! اور الحکم کا

چھ ہزار روپیہ کا مطالبہ دیدو

ابتدائی اخراجات کیلئے تو ایک ہزار کی فوری ضرورت ہے، میں سب سے اول میں ایک سو آدمیوں کے سامنے **نور الدین کے وعدوں کے ایفا کے لئے دست سوال دراز کرتا ہوں کہ ان میں کا ہر ایک دس دس روپیہ بھیج دے برادران یہ میرے اور آپ دونوں کے امتحان کا وقت ہے الحکم زندہ رہیگا**۔ اور انشاء اللہ ضرور رہیگا۔ مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جن کے اموال اسکی زندگی کیلئے کام آئیں گے کیونکہ

حضرت خلیفہ ثانی کو بھی دعا کیلئے تحریک ہوگی؛

میرا اپیل صرف ایکہزار فوری مطالبہ کیلئے ہے ہر ایک انجمن جو حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کی بیعت کے بعد خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر چکی ہے اس فوری ضرورت کیلئے پچاس پچاس روپیہ بھی دیدے تو بیس انجمنیں ہی اس ضرورت کو پورا کر سکتی ہیں۔ بہر حال میں تمام ان احمدی انجمنوں اور خریداران الحکم کو جو حضرت خلیفۃ المسیح کے بعد حضرت خلیفہ ثانی کے دامن سے وابستہ ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان چھ ہزار کو پورا کریں۔ اور اس میں سے ایکہزار فوراً دیں۔ اور یہ موقعہ نہ آنے دیں کہ حضرت خلیفہ ثانی اس کے لئے خود اپیل کریں؛ تمہاری غیرت اور محبت اب یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیئے کہ

تم انہیں اپیل کیلئے آمادہ کرو۔

میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں کہ الحکم کا مالی انتظام کلیتہً حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ میں حضرت مغفور دے گئے ہیں۔ ہر ایک روپیہ جو الحکم کی اعانت کیلئے آتا ہے یا آئیگا وہ حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ میں جاتا ہے اور یہ دعا کیلئے بہتر ذریعہ ہے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دو۔ آخر میں پھر ایکبار کہنا چاہتا ہوں کہ میں قوم سے یہ چھ ہزار روپیہ کا مطالبہ محض اس بنا پر کر رہا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اس ضرورت کو آپ تمہارے سامنے پیش کیا۔ اور وعدہ کیا کہ میں دیتا ہوں۔ تمہاری ارادت تمہارا ذاتی تعلق اجازت نہیں دیسکتا کہ

تم یہ چھ ہزار نہ دو!“

دو اور جہاں سے جی چاہے دو میں تو اُسے اپنا صحیح اور جائز مطالبہ سمجھتا ہوں۔ پس

ایک ہزار فوراً دو

اور باقی بھی دسمبر تک پورا کرو۔ تاکہ سالانہ جلسہ پر یہ مطالبہ باقی نہ رہے۔“

تمام رقوم حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کے نام بھیجو۔“

اور میں تو اس شعر کا مصداق ہوں ع

بناکر فقیروں کا ہم بھیس غالب + تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

ترقی اسلام

یکو شیدای جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات پر جو فتنہ پیدا ہوا تھا اس کو دیکھ کر دل ناتواں ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو شماتت اعداء کا موجب ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ تسلی ملتی تھی کہ یہ سلسلہ الٰہی سلسلہ ہے اور اس قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں میں اس نے ہمیشہ پرورش پائی ہے۔ حضرت فضل عمر رض خلیفہ ثانی کو اس خانہ جنگی کی اصلاح اور قوم میں امن قایم کرنیکے لئے بڑی جد و جہد کرنی پڑی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ پوری قوت اور شوکت کے ساتھ وہ اس فتنہ سے قوم کو بچاتے گئے۔ اب جبکہ امن قایم ہو گیا ہے اور فتنہ بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ آپ سلسلہ کے اصل کام تبلیغ و اشاعت کیطرف متوجہ ہوئے ہیں چنانچہ ذیل میں وہ اعلان درج کیا جاتا ہے جو حال میں آپ نے جاری کیا ہے۔ تو ہم اس کا جو عملی جواب انشاء اللہ دیگی وہ اعداد و ہندسوں کی صورت میں شایع ہو گا۔ اور واقعات ان اعداد کی تشریح کرینگے قادیان کی غریب جماعت نے (جنکو لنگر کے ٹکڑے کھانے والا کہا جاتا ہے) خدا ہی کے فضل و توفیق سے اپنے مقررہ چندوں کے علاوہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعلان و اپیل کیلئے تین ہزار روپیہ دینے کا عزم کیا ہے۔ اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کے فضل و کرم سے کل ضلع گورداسپور سے اگر بارہ ہزار نہیں تو ۶ ہزار تو یقیناً جمع کر کے دیں گے جب قادیان کی جماعت تین ہزار دیتی ہے تو ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتیں ۹ ہزار پورا کرنیکی کیوں کوشش نہ کرینگی۔ بہر حال خدا کے فضل سے جو کچھ ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ ہر انجمن اور ہر ضلع کوشش کریگا کہ وہ اس اپیل کا اکیلا ہی جواب دے۔ خدا تعالے ہماری قوم کو توفیق دے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر اس میں حصہ لے (آمین)

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شکریہ
اور
اعلان ضروری

اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمت ہے کہ ابھی مشکل سے تین ماہ گذرے ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح استاذی المکرم مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے حکم کے ماتحت مجھے ایک اعلان شکریہ لکھنا پڑا تھا اور آج پھر ایک اعلان شکریہ لکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا ہے اس پہلے اعلان کا سبب یہ تھا کہ سنہ ۱۹۱۳ء کے آخری سہ ماہی میں جماعت میں کچھ آثار تفرقہ تھے اور بعض گمنام لوگوں نے اظہار حق نامی ٹریکٹ شایع کر کے جماعت کو خلیفہ کے خلاف بھڑکانا چاہا تھا؟ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل نے حضرت استاذی المکرم کی دستگیری فرمائی اور بجائے جماعت میں تفرقہ ہونے کے جماعت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئی اور اس کا اخلاص اور بھی ترقی کر گیا؟ چنانچہ پچھلے سالانہ جلسہ نے یہ بات ثابت کر دی کہ خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی روک نہیں سکتا! اس تائید ایزدی کو دیکھ کر حضرت مرحوم و مغفور نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی طرف سے ایک اعلان شکریہ شایع کر دوں تاکہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے حکم کی تعمیل ہو جائے۔ اس اعلان کے لکھتے وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہی اظہار حق والا فتنہ پھر بھی کبھی اُٹھیگا۔ اور اس دفعہ گمنام نہیں بلکہ شہرۂ آفاق نام ان خیالات کی تائید کرنے والے ہونگے۔ اور یہ کہ دوبارہ یہ فتنہ پہلے سے ہزاروں درجہ بڑھ کر اپنا اثر دکھائیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا فتنہ اُٹھا۔ اور بڑے زور سے اُٹھا۔ حتیٰ کے کمزور طبایع سلسلہ حقہ کی سچائی میں بھی متردد ہو گئیں اور ہمارے سلسلہ کے دشمنوں نے خیال نہیں بلکہ یقین کر لیا۔ کہ اب یہ سلسلہ تباہ اور برباد (نعوذ باللہ من ذالک) ہو جائیگا۔ نور الدین رضی اللہ عنہ کی آنکھوں بند ہونا تھا کہ نور کی جگہ ظلمت نے لے لی۔ اور احمدی جماعت کے گھروں پر تاریک بادل منڈلانے لگے۔ اور ہمنے ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا کہ کسطرح بھائی بھائی سے جدا ہو جاتا ہے اور بیوی خاوند سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے۔ ہمارے لئے اس معلم کی جدائی جو رات دن ہماری تعلیم و تربیت میں کوشاں رہتا تھا کچھ کم غم زدہ کا باعث نہ تھی کہ جماعت کے تفرقہ کی مہیب شکل نے اور بھی دل کو بے چین کر دیا۔ مسیح موعود علیہ السلام کی رات دن کی کوششوں اور برسوں کی آہ و زاری سے طیار کی ہوئی جماعت کا ایک ایک فرد پراگندگی کی حالت میں پھرتا ہوا دیکھنا ایسا نظارہ نہیں جسکے دوبارہ دیکھنے کی آنکھیں کبھی آرزو کریں یا دل خواہش کریں۔ جہاز کی تباہی کا نظارہ نہایت عبرتناک ہوتا ہے۔ لیکن اس جہاز کی تباہی دنیا کی تباہی تھی۔ کیونکہ ہر ایک جہاز اپنے اندر کے مسافروں کو ساتھ لیکر ڈوبتا ہے۔ مگر اس جہاز کا نقصان صرف اس میں سوار مسافروں کا نقصان ہی نہ تھا بلکہ کل دنیا کی تباہی تھی ہر ایک ذی روح کی ہلاکت تھی کیونکہ احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے کام کیلئے چن لیا ہے اور صراط مستقیم پر صرف اسی جماعت کا قدم ہے اور خود خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو الہام کے ذریعہ سے اس جماعت کی نسبت یہ خبر دی کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا۔ اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی سنہ ۱۹۰۲ء صحیح پس جبکہ کل دنیا کی ہدایت اور شفا صرف اس جماعت کیساتھ وابستہ ہے تو اس جماعت میں کسی قسم کا خلل گویا کل دنیا کے امن میں خلل کا پیدا ہونا تھا۔ پس اس خطرناک تفرقہ کو دیکھکر جو آخیر مارچ و اوایل اپریل میں اس جماعت میں نمودار تھا۔ ہر ایک درد مند دل اندر ہی اندر بیٹھا جاتا تھا۔ اور بہت تھے جو موت کو زندگی پر ترجیح دیتے تھے۔ اور ان کے دل بے اختیار اس بات کی آرزو کرتے تھے کہ کاش زندوں کی بجائے ہم وفات یافتہ گروہ میں شامل ہوں۔

یہ تفرقہ جس طرح دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا اسی طرح چشم بصیرت رکھنے والوں کیلئے ایک خوشی کا باعث بھی تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ افتراق کسی عظیم الشان اتحاد کا پیش خیمہ ہے اور یہ جدائی بڑے ملاپ کی خبر دے رہی ہے اور خدا تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ اس کے فضل نے پھر ہماری دستگیری کی۔ اور ایک دفعہ پھر اپنے زندہ ہونیکا ثبوت ہمیں دیدیا۔ دلوں کا درست کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ اللہ تعالےٰ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی فرماتا ہے کہ لو انفقت مافی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبہم و لکن اللہ الف بینہم انہ عزیز حکیم اگر تو دنیا کا سب مال و متاع خرچ کر دیتا تو بھی ان لوگوں کو متحد نہیں کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کو متحد کر دیا اور ایسا کیا مشکل تھا وہ تو غالب اور حکمت والا خدا ہے۔ پس میری کچھ ہستی نہ تھی کہ میں اس طوفان بے تمیزی کو روک سکتا۔ اس قدر تفرقہ کو دور کرنا انسان کا کام نہیں یہ تو عزیز و حکیم خدا ہی کر سکتا ہے۔ اور اس نے ایسا کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ ابھی بعض جگہ تفرقہ باقی ہے اور ایک قلیل حصہ جماعت کا اتحاد کی رسی میں ابھی تک پرویا نہیں گیا۔ اور کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ابھی تک تو جماعت میں اتحاد نہیں ہوا۔ پس ابھی سے خوش ہونا اور خدا تعالیٰ کا شکر کرنا بے محل اور بے موقعہ ہے۔ مگر اس نادان کو کیا معلوم کہ بقیہ گروہ کو بھی ساتھ ملانیکا یہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کریں کیونکہ خود ہی ذات پاک یوں فرماتی ہے:۔ لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید یعنی قسم ہے مجھے اپنی ذات کی کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور بھی دونگا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔ (نعوذ باللہ من عذابہ)

پس اے میرے دوستو! اور پیارو! آؤ ہم سب ملکر اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کریں کہ جدائی کے بعد اس نے ہمیں ملا دیا۔ پراگندگی کے بعد جمع کر دیا تاکہ اس سے اور بھی زیادہ ملنے کے مستحق ہوں۔ اور عرض کر سکیں کہ الٰہی اب اپنے وعدہ کے مطابق بقیہ بھیڑوں کو بھی اس گلہ میں لاکر ملا دیجئے۔ اَللّٰهُمَّ آمین یا خدا تعالےٰ کے وعدے سچے ہیں اور وہ جھوٹے وعدے نہیں کرتا۔ اور جو شخص اس کے وعدوں پر ایمان نہیں لاتا۔ اور اس کا دل یقین سے نہیں بھرتا۔ وہ اپنے ایمان کی خبر لے کہ اسکا دل شیطان کے پنجہ میں مبتلا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ شکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور بھی دیتا ہے تو آؤ ہم اپنے مولا کا شکر کریں اور اسکی حمد و ثناء کے گیت گائیں۔ اور اس کے حضور میں سجدہ کریں تا اس کا فضل جوش مارے اور رہے سہے غم بھی جاتے رہیں۔

میں اپنے مولا کے احسانات کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں اور اس کے احسانات کو کس زبان سے گنوں کہ میرا منہ اور میری زبان اس کام کو پورا نہیں کر سکتے میرے جسم کا ذرہ ذرہ بھی اگر گویا ہو۔ تو اس کے بحر عطایا کے ایک قطرہ کا شکریہ ادا نہ ہو سکے۔

ایسے خطرناک متلاطم سمندر میں سے جماعت کا جہاز گزرے - اور میرے جیسے ناتجربہ کار اور ناواقف اور کمزور ملاح کے ہاتھوں میں اسکی پتوار ہو - اور پھر بھی کشتی سلامت گزر جائے یہ کس کا کام ہو سکتا ہے صرف خدا کا خلیفہ اول شان رکھتا تھا مگر میں کیا ہوں - کہ کسی کو خیال بھی گزر سکے کہ اس فتنہ کو دور کرنے میں کچھ میرا بھی ہاتھ تھا - یہ طاقت تمامی شرک کے تمام شائبوں سے پاک تھی - اور انبیاء و اولیا سب کا محبوب بےنقاب اس وقت دنیا پر ظاہر ہوا - تاکہ ان شرک کے ایام میں لوگوں کو بتادے کہ ایک مٹی کے ڈھیلے اور لکڑی کے کندہ سے بھی میں وہ کام لے سکتا ہوں جو دنیا کے بادشاہ نہیں کر سکتے ۔

میرے پیارے رب تو آپ ہی بتا کہ ہم کسطرح تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کریں کیونکہ عقلیں کوتاہ اور ہمارے فہم کمزور ہیں - ہم تیرے پہلے بھی محتاج تھے - اور اب بھی محتاج ہیں اور آئندہ بھی تیرے ہی محتاج ہوں گے - پھر ہمیں اے بادشاہ تجھ سے سوال کرنے میں کیا شرم ہو - وہ شخص جس نے کبھی سوال نہ کیا ہو شرماتا ہے - لیکن جو ہر وقت مجسم سوال بنا رہے اُسے سوال کرتے ہوئے کیا شرم آسکتی ہے - پس اے میرے رب تیرے حضور میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں - اسے قبول فرما کہ بادشاہوں کے دروازوں پر سے گداگر خالی ہاتھ نہیں لوٹا کرتے - جسطرح تو نے اس جماعت کے کثیر حصہ کو مجتمع اور متحد کر دیا ہے قلیل کو بھی ہمارے ساتھ ملا دے -

میرے پیارے رب تو جانتا ہے کہ مجھے اپنی بڑائی کی خواہش نہیں مجھے حکومت کا شوق نہیں لیکن جماعت کا اتحاد مجھے مطلوب ہے - اور تفرقہ کو دیکھکر میرا دل بیٹھا جاتا ہے - پس خدایا اپنا فضل کیجیئے میرے زخمی دل پر مرہم کافور لگایئے مجھے جو کچھ بھی حضور نے دیا امیدوں سے بڑھ کر دیا - مگر مولا مجھے اس معاملہ میں حرص سے معذور رکھیئے - ابھی میری حرص کی آگ نہیں بجھی اور میرے دل میں تڑپ ہے کہ کسطرح سب کی سب جماعت پھر ایک سلک میں پروئی جائے اور ہم سب ملکر تیرے نام کو دنیا پر روشن کریں - طاقتور شہنشاہ یہ تیرے لیئے کچھ مشکل نہیں - احمد کے نام کے دو ٹکڑے ہونے سے بچا لے - پیارے یہ جماعت تیری پیاری جماعت ہے - اور کون چاہتا ہے کہ اپنے پیاروں کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھے

میرے دوستو! خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بہت زبردست ہے - تم اپنے مولا کے سامنے گڑگڑاؤ اور زاری کرو اور دعاؤں میں لگ جاؤ تا یہ بادل سورج کے سامنے سے ہٹ جائیں - اور وہ پہلے سے بھی زیادہ دنیا کو روشن کرے میں اس موقعہ پر اخبارات کے ایڈیٹران کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ آئندہ منکران خلافت کے متعلق سخت کلامی کو ترک کر دیں - میں جانتا ہوں کہ جسکے ہاتھ پر انسان بیعت کر چکا ہو - اسکے خلاف بات سننا مشکل ہوتا ہے لیکن آپ لوگ نرمی سے کام لیں اور سختی کو ترک کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اسی طرح نازل ہوگا - ہر ایک اعتراض کا جواب نہایت نرمی سے دیں - اور گالیاں دینا اور ٹھٹھا کرنا ان کے لیئے چھوڑ دیں - جنکو خدا نے اس کام کیلیئے مقرر کیا ہے ورنہ یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ حق پر کون ہے اور اس کے ساتھ ہی میں جماعت کو ایک اور بات کیطرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ ضرور اس پر غور کرینگے - اور جسطرح ایک پیاسا پانی کے چشمہ کو دیکھکر اسکی طرف دوڑتا ہے اُسی طرح آپ لوگ اسبات کے قبول کرنے کیلیئے جلدی کرینگے - اور وہ یہ کہ کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرتی جبتک پورے زور سے تبلیغ کے کام کی طرف متوجہ نہ ہو - اور قرآن شریف نے تو مبلغین کیلیئے اولٰئک هم المفلحون فرما کر فیصلہ ہی کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز تبلیغ ہی ہے - اور تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لو کہ جب سے مسلمانوں نے تبلیغ کے فرض کو بھلایا ہے - اسی وقت سے انکی حکومت عزت دولت سب کچھ برباد ہونا شروع ہوا ہے - پس آپ لوگ قطعًا اس کام سے غافل نہ ہوں تا ایسا نہ ہو کہ آپ کا قدم بھی پستی کیطرف چل پڑے ؛

میں نے بارہ ۱۲ اپریل کے جلسہ میں جماعت احمدیہ کے قائمقاموں کے سامنے بیان کیا تھا کہ میرے دل میں تبلیغ کا ایسا جوش ہے جسکی حدود میرے بیان میں نہیں آسکتیں اور یہ بھی بتایا تھا کہ انبیاء اور خلفاء کا پہلا کام ہی اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر فرمایا ہے - اسی طرح مومنین کو حکم دیا ہے کہ ہر ایک جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول رہے لیکن میں نے اس وقت تک اس تحریک کے متعلق اسلیئے کوئی اعلان شایع نہیں کیا کہ میں دعا میں مشغول اور چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے پہلے استخارہ کر لوں - بعد میں اس کام کیلیئے آپ لوگوں کو بلاؤں گا - سو آج دعاؤں اور استخارہ کے بعد میں آپ لوگوں کو وہ پیغام حق پہنچاتا ہوں جو دنیا کی ابتدا سے اللہ تعالیٰ کے بندے پہنچاتے آئے ہیں ؛ اور وہ یہ ہے :-

من انصاری الی اللہ

کون ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں میرا مددگار اور معاون ہو خوب یاد رکھو کہ جو شخص اس آواز کا جواب دیگا وہ اپنے رب سے اجر عظیم کا مستحق ہوگا - کیونکہ یہ میرا کام نہیں - بلکہ خدا کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا - اگر تم ایک پیسہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دوگے تو اس کے بدلہ میں وہ تمہیں وہ کچھ دیگا جس کو تم گن بھی نہ سکو گے ؛

دین اسلام اس وقت ایک خطرناک مصیبت میں ہے اور اپنے اور پرائے سب اس کے دشمن ہو رہے ہیں - جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ان کے دل خود شکوک و شبہات کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور وہ خود بتیغ و سنان سے اسلام پر حملہ کر رہے ہیں جو دشمن ہیں وہ تو دشمن ہی ہیں - جو کچھ بھی وہ کریں اسے کم سمجھنا چاہیئے اور اس خطرناک مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کام پر مقرر کیا ہے کہ دین اسلام کی حفاظت کرو اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرو - پس اپنے فرض کو پہچانو اور غفلت کو ترک کر دو -

مال تو پھر بھی مل سکتا ہے - لیکن یہ وقت پھر نہ ملیگا - بیشک آپ لوگوں پر چندوں کا بوجھ ہے - لیکن جو ثواب آپ جمع کر سکتے ہیں وہ ایسی بیش بہا چیز ہے کہ آنیوالی نسلیں اس پر رشک کرینگی - اور بہت ہونگے جو اپنی بادشاہتوں کو ترک کرنا بخوشی قبول کرینگے بشرطیکہ ان کو آپ کے ثوابوں میں سے ایک ہزارواں حصہ بھی دیدیا جائے - مجھے یقین ہے کہ بادشاہ اس مذہب کو قبول کریں گے اور سلطنتیں اپنے سر احمدیت کے آگے جھکا دینگی - لیکن جو رتبہ اور مرتبہ آپ کے حصہ میں آیا ہے وہ ان کو نصیب نہ ہوگا - کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ بلکہ ابوہریرہ کا نام لے کر بھی رضی اللہ عنہ کہہ اٹھتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش انکی خدمت کا ہی ہمیں موقعہ ملتا ! پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابوبکرؓ اور عمر رضؓ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا ؟ - بیشک انہوں نے دنیا کے لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی - لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی - وہ قیامت تک زندہ رہینگے پس تمہارے لیئے بھی وہ دروازے کھولے گئے ہیں اخلاص اور ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید میں ایک دوسرے سے بڑھ کر لو - کیونکہ جو جسقدر موت اپنے لیئے قبول کریگا اسی قدر زندگی اس کو دیجائیگی خدا کے قرب کے دروازے کھلے ہیں اور کوئی قوم نہیں جو اُن کے اندر داخل ہونے کی خواہشمند ہو - ایک تم ہی تم ہو پس ایک جست کرو اور اندر داخل ہو جاؤ -

اسلام اور احمدیت کی اشاعت خدا کا کام ہے مگر وہ اپنے بندوں کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ پھر بھی ثواب حاصل کر لیں آپ لوگوں نے کل دنیا کے مقابلہ میں اپنے اخلاص اور نیک نیتی کو مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بالا ثابت کر کے دکھا دیا - پھر خلیفہ اول کے وقت تمہارا قدم آگے سے بھی تیز پڑنے لگا - کیونکہ تمنے دیکھا کہ دشمن پھر خوش ہے اور ہماری تباہی کا منتظر ہے - پس تمنے نہ چاہا کہ اسے پھر ہنسنے کا موقعہ ملے اب ایک تیسرا عہد آپ نے بانا ہے اور میں امید کرتا ہوں - کہ اب آپ اور بھی زیادہ جوش سے کام لینگے - میرا خدا میرا مددگار رہے جو کام اُس نے میرے سپرد کیا ہے وہ اس کے پورا کرنے کیلیئے خود ہی سامان پیدا کر دے گا - اور مجھے یقین ہے کہ اگر زمین میری مدد نہ کرے گی - تو آسمان میرا ہاتھ بٹائیگا - اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو خود الہام کر دیگا کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں -

اس وقت دشمن کہہ رہا ہے کہ اب احمدیت گئی - لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دیئے - اور اسلام کے شیدا خوش ہو جائیں - کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے اور مسیح موعود کے دعووں کے پورے ہونیکے دن آ گئے ہیں - خدا تعالیٰ اپنے مامور اور اسکے اول خلیفہ کی دعاؤں کو ضایع نہیں کریگا اور ضرور اسلام کی مصیبت کو دور کر دیگا - پس اللہ تعالیٰ نے اس کام کو پورا کرنے کیلیئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام و احمدیت کی اشاعت کیلیئے خاص جدوجہد کروں اور میں نے فی الحال اندازہ لگایا ہے کہ اس کام کا ایک سال کا خرچ بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ ہوگا جسے روپیہ کے انتظام کیلیئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس میں مجلس معتمدین کے کل وہ ممبران شامل ہونگے جو بیعت کر چکے ہیں اور ان کے علاوہ کچھ اور دوست بھی شامل کیئے جاینگے - لیکن انکے نام بعد میں شامل کرونگا اس انجمن کا کام اشاعت اسلام کے روپیہ کا انتظام کرنا اسکا حساب و کتاب رکھنا اور اشاعت اسلام پر اس روپیہ کو میری ہدایات کے ماتحت خرچ کرنا ہوگا زکوٰۃ کا روپیہ بھی اسی انجمن کے پاس جمع ہوگا - اور میں اس انجمن کا سکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی - اے کو مقرر کرتا ہوں - انہیں دستخطوں سے روپیہ بھیجنے والوں کو رسیدیں ملیں گی - اس انجمن کا نام ایک پرانی خواب کی بنا پر انجمن ترقی اسلام رکھا جاتا ہے -

میں نے بہت دعاؤں کے بعد اس بات کا اعلان کیا ہے اور اللہ تعالےٰ

لئے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو قبول کریگا اور خود اشاعت اسلام کیلئے سامان کردیگا۔ اور جو لوگ اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں گے ان پر خاص فضل فرمائیگا۔

میرے دوستو! بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی رقم بظاہر بہت معلوم ہوتی ہے لیکن جس رب نے مجھے اس کام پر مقرر کیا ہے اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ وہ بڑے خزانہ والا ہے وہ خود آپ لوگوں کے دل میں الہام کریگا اور آپ ہی اس کے سامان کردیگا۔

میں نے اس کام میں حصہ لینے والوں کیلئے بہت دعا کی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ جو شخص جس جوش اور اخلاص سے آگے بڑھیگا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی اسی مقدار میں اپنے ساتھ دیکھیگا یہ مال و متاع اسی جگہ رہجائیگا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے تو نیک اعمال ہی جائینگے۔ پس دین اسلام کیلئے اپنے اموال کی کچھ پرواہ نہ کرو کیا آجتک اللہ تعالیٰ نے آپ سے بخل کیا ہے؟ یا آئیندہ کریگا؟

تمام جماعتوں کے سکرٹریوں کو اور ان لوگوں کو جنکو خدا تعالیٰ اس کام کیلئے ہمت دے چاہیئے کہ فوراً اس اعلان کے پہنچتے ہی دوستوں کو سنائیں اور خاص طور پر تحریک کرکے چندہ بھجوائیں۔ تاکہ فوراً کام شروع کردیا جائے۔ روپیہ براہ راست میرے نام بھیجیں کیونکہ اس سے دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ہاں رسید اس انجمن کے سکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کے دستخط سے روانہ ہوگی۔ کیونکہ حساب و کتاب انہیں کے زیر نگرانی ہوگا!۔

جماعت کے مخلصین کیلئے یہ ایک امتحان کا موقعہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھائینگے۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انجمن کے ماہوار چندوں پر اس چندہ کا کوئی اثر نہ پڑے۔ اور جو شخص ان چندوں میں کمی کرکے اسطرف چندہ دیگا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیر مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ وہ وعدہ خلاف کریگا۔ اور یہ دانائی سے بعید ہے کہ ایک بچہ کو بچانیکے لئے دوسرے بچہ کو قتل کیا جائے۔ پس جو کچھ دو ماہواری چندوں سے زاید دو۔ اور اس بات مد نظر رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کبھی اس ایثار کو ضایع نہیں کرے گا۔ بلکہ آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ آپ کے اندر کام کرتا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

انصار اللہ کہلانا کچھ چھوٹا سا کام نہیں۔ پس آؤ تم سب انصار اللہ بن جاؤ۔ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اشاعت اسلام میں لگجاؤ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ :۔ جسقدر تجاویز ۱۲۔ اپریل کے جلسہ میں ہوئی تھیں ان سب کا انتظام میں اس انجمن کے سپرد کرتا ہوں جسکے ممبر تا اطلاع ثانی یہ اصحاب ہوں گے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ نواب محمد علیخاں صاحب سید حامد شاہ صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ میرزا بشیر احمد صاحب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ ڈاکٹر رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر۔ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب۔ حاجی اللہ رکھا مدراس۔

اور اسی وقت تک اس انجمن کی علیحدہ ضرورت ہوگی۔ جب تک مجلس معتمدین کا انتظام باقاعدہ نہ ہو۔ جب انشاء اللہ تعالیٰ مجلس معتمدین کی مناسب اصلاح ہوجائیگی۔ تو پھر اس انجمن کی علیحدہ ضرورت نہ ہوگی بلکہ یہ کام بھی اسکی سپرد کردیا جائیگا۔

آخر میں سب مبائعین کو پھر ہدایت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرکے اس رقم کو جلد مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دشمنان سلسلہ پر ثابت کردیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جوش کم نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اخلاص میں اور بھی زیادہ کردیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اشاعت اسلام کے اس خاص چندے کے علاوہ جو رقوم آپ لوگ اشاعت اسلام کے اس خاص چندے کے علاوہ جو رقوم آپ لوگ اشاعت اسلام میں ماہوار یا کبھی کبھی صدر انجمن میں دیتے تھے اس کو بھی اس مد میں منتقل کردیں تاکہ یکجائی طور پر اس کام کو پورا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور اسکی تائیدات اور نصرتیں آپ کے شامل حال ہوں۔ والسلام+

خاکسار

مرزا محمود احمد قادیان

نوٹ :۔ انجمن ترقی اسلام کے قیام کے بعد کسی الگ تحریک کی ضرورت نہیں۔ اسلئے میں دعوت الی الخیر کا روپیہ بھی جو اس کام کیلئے جمع ہورہا تھا اس انجمن کے سکرٹری کو سپرد کردونگا جو جو کچھ ہوسکے بچہ زاید ہی ہے اور جو دوست اس فنڈ میں کچھ رقم بھیجا کرتے تھے وہ ان رقوں کو اب انجمن ترقی اسلام ہی کی طرف منتقل کردیں۔ تاکہ سب کام یکجائی طور پر ہو۔

مرزا محمود احمد

غموں کا ایک دن اور چار شادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ اعلان شکریہ کاتب کو دینے سے پہلے مینے عصر کے بعد درس قرآن کیوقت جماعت قادیان کو سنادیا تھا تاکہ وہ بھی اس تحریک میں حصہ لینے کیلئے تیار ہوجائیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے قادیان کی غریب جماعت کے دلوں میں وہ اخلاص اور جوش بھر دیا اور ان کے دل اپنے خالق اور رازق کے نام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے ایسے بیتاب ہوگئے کہ دوسرے دن جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے ایک عام جلسہ کیا اور تین ہزار روپیہ کے قریب چندہ کے وعدے لکھوائے گئے اور ابھی تک برابر کوشش ہو رہی ہے۔ اور قادیان کے دوست چاہتے ہیں کہ اول تو میری اعلان کردہ رقم یعنے بارہ ہزار روپیہ کل کا کل ضلع گورداسپور کیطرف سے پیش کیا جائے یا کم سے کم نصف یعنے چھ ہزار تو ضرور مہیا کریں اور میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ انکی کوششوں کو بار آور فرمائیگا۔ اور وہ دونوں رقموں میں سے ایک کو ضرور جمع کرلینگے۔ اسوقت تک پانچسو روپیہ سے زاید وصول بھی ہوچکا ہے اور ہر روز چندہ میں ترقی ہو رہی ہے۔ قادیان کی غریب جماعت کا یہ نمونہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اسی نمونہ پر چلیں گی۔ مینے دیکھا کہ بعض لوگوں نے اپنی کل کی کل زمین تبلیغ الاسلام کیلئے دیدی اور بعض نے اپنا کل اندوختہ اسلام کیلئے نذر کردیا اور میں اس ایثار کو دیکھکر اسبات سے باز نہیں رہ سکتا کہ اپنے مولا کا پھر شکریہ ادا کروں جس نے اپنے فضل سے میری تحریر میں اسقدر اثر رکھا کہ ابھی وہ شایع بھی نہیں ہوئی کہ مطلوبہ رقم کے جو تہائی حصہ کے وعدے پہلے ہی ہوگئے اور صرف ایک ضلع کے لوگ اسکو پورا کرنیکے لئے تیار ہوگئے۔ اور پھر اسکام کے کرنے والی وہ جماعت ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ روٹیوں کیلئے قادیان میں آپڑے ہیں کاش اس ایثار کے لوگ اور بھی کثرت سے ہوں تا سلسلہ احمدیہ جلد جلد ترقی کی شاہ راہ پر قدم مارے+

میرے پیارے رب نے اس وقت مجھے ایک سبق دیا ہے اور وہ یہ کہ میں نے جماعت کے فتنہ کو دیکھکر خوف کیا تھا کہ بارہ ہزار روپیہ بھی وہ دیسکے گی یا نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ جب اس سب کام کے ہم خود ذمہ وار ہیں تو فتنہ کا ہونا یا نہ ہونا کیا اثر رکھتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ہم چندہ بند کردینگے اور خود بخود یہ سب کام آپ بند ہوجائینگے اور خلافت کے ماننے والوں کو ہوش آجائیگی اور بعض نے اعلان کر ہی دیا کہ قادیان میں کوئی چندہ نہ بھیجا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کا جھوٹ ثابت کرے اور وہ ہمیں ایسی ایسے انتہا قدرت کا ایک روشن نشان دکھانا چاہتا ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے دنیاوی حکومتوں سا کہ ان کے قرضہ سے پتہ لگتی ہے کیونکہ جب انمیں ضعف پیدا ہوجائے تو ان کو قرضہ مشکل سے ملتا ہے لیکن جب وہ طاقتور ہوں تو وہ اگر ایک کروڑ کا اعلان کرتی ہیں تو ان کو دس کروڑ روپیہ دینے کو لوگ تیار ہوجاتے ہیں اور اس وقت بھی جبکہ اس الٰہی سلسلہ کی ایک ساکھ پر لوگ معترض تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ سلسلہ گیا۔ اور بعض اپنے لوگ بھی اسبات کے مدعی تھے کہ ہمارے علیحدہ ہوتے ہی یہ سب کام تباہ ہوجائیگا۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کی ساکھ قایم کرنا چاہتا ہے اور اس غریب جماعت کے ہاتھوں سے جسے نادان اور جاہل اور کم فہم کہکر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے اپنی شان دکھانا چاہتا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ خود جماعت کے دلوں میں تحریک کریگا۔ کہ میری اعلان کردہ رقم سے بھی پانچ چھ گنا زیادہ روپیہ فراہم کردیگا۔ اور میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ زاید رقم سے ہم تبلیغ کے کام کو اور بھی وسیع پیمانہ پر جاری کریں اور اسے غیر متفرقہ ضروریات کیلئے علیحدہ کردیں اور آئیندہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کا انتظام بغیر کسی زاید بوجھ کے ہوجائیگا۔ مگر میں اس امر کی تفصیل کو کسطرح معمولی چندوں سے یہ کام بھی پورا ہوجائیگا یا صرف ایک قلیل رقم ادا کرنی پڑے گی جس سے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام چل جائینگے کسی آئندہ وقت شایع کرونگا ہاں اس وقت صرف اتنا کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کا حامی ہے اور وہ خود ہماری سب ضروریات کا کفیل ہوگا۔ ہمارے بعض دوست ہم سے الگ ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی روپیہ نہ دینگے مگر وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے آدمی دیگا جو پہلے ہم سے بھی زیادہ وفادار جماعت ہوگی۔ اور وہ اس باغ میں ایک درخت کے بدلے ہزاروں درخت لگائیگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جنکے پھل ان مقطوعہ درختوں کے پھلوں سے بہت زیادہ شیریں ہوں گے! آخر میں بطور تحدیث نعمت یہ بھی لکھدینا چاہتا ہوں کہ مردوں کے علاوہ قادیان کی عورتوں نے بھی اس تحریک میں خاص حصہ لیا ہے قریباً پچیس روپیہ ماہوار کے وعدے کئے ہیں۔ جو امید ہے اور بھی ترقی کرینگے۔ آئیندہ بارہ ہزار سالانہ کی رقم میں سے علاوہ یکمشت چندہ کے جو ضلع گورداسپور کی جماعت انشاء اللہ قریباً اس سال دیگی۔ قریباً اڑھائی ہزار روپیہ سالانہ وہ ہمیشہ ادا کرتی رہیگی اور جماعت کی ترقی پر یہ رقم بھی زیادہ ہوتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ والسلام۔ خاکسار خادم سلسلہ احمدیہ مرزا محمود احمد ۲۸ مئی ۱۹۱۲ء